قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

جلد ۱ | ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء ۔ مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ ۔ بروز بدھ | نمبر ۱۹

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اس ہفتہ اچھی رہی اگرچہ اترسوں رات حضور کو درد ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صبح کو بخشا الحمد للہ۔ درس قرآن کریم و بخاری شریف حسب معمول ہوتا رہا +

اہل بیت خدا کا شکر ہے۔ کہ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے اہل و عیال خیر و عافیت سے ہیں۔ میرزا شریف احمد صاحب خیریت سے ہیں۔ اور باقاعدہ سکول کی پڑھائی میں مشغول ہیں +

مدرسہ احمدیہ و ہائی ہر دو مدرسوں کے وقت تبدیل ہو گئے ہیں۔ سکول کا وقت نو سے تین تک ہے مدرسہ احمدیہ میں ماسٹر عبد الرحیم صاحب ٹیوٹر شپ کا کام بھی کرتے ہیں۔ مدرسہ ہائی میں بروز جمعرات بعد از نماز عشاء بورڈنگ ہوس میں مولوی صدر الدین صاحب بی۔ ٹی نے ایک لیکچر طلباء کو دیا۔ جس میں آپ نے تعلیم پر زور دیا۔ اور لڑکوں کو بہادری اور مردانگی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور کہا کہ جنگی تربیت بھی ہمیں حاصل کرنی چاہیئے +

آمد محاسب از ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء لغایت ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء

لنگر ۹ — ۰ — ۷۲ روپیہ

اعانت ۰ — ۴ — ۹۳ روپیہ + مدرسہ احمدیہ ۹ — ۱۴ — ۴۰ روپیہ

مدرسہ ہائی۔ ۶ — ۱۰ — ۵۸ روپیہ +

آمد مہماناں میاں چراغ دین صاحب لاہور سے۔ مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفیٰ دہلی سے۔ منشی عبد الحق صاحب کاتب الفضل گجرات سے۔ عبد الرشید صاحب سیالکوٹ نذیر احمد صاحب فیروزپور سے۔ محمد امین صاحب امرتسر سے۔ شیخ فضل الٰہی صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گورداسپور سے۔ حکیم فقیر محمد صاحب سیالکوٹ سے۔ شیخ فتح محمد صاحب سب انسپکٹر ریاست جموں سے بابو علی محمد صاحب نکودر ضلع جالندھر سے۔ کم و بیش ۵۰ کے قریب اس ہفتہ مہمان آئے +

متفرقات حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم اور میاں اللہ دیا صاحب ہوشیارپور لیکچر دینے کے واسطے تشریف لے گئے ۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین ۴ اور واپس آگئے +

محمود احمد صاحب حافظ روشن علی صاحب گوجرانوالہ بتاریخ ۲۵ اکتوبر لیکچر دینے کے واسطے تشریف لے جاویں گے۔ اس ہفتہ مستورات نے قرآن کریم ختم کیا اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ حضرت صاحب مستورات میں بخاری شریف کا درس بھی فرماتے ہیں +

فتحپور (یو۔ پی) کا کلکٹر قادیان میں

مسٹر یوسف علی جو یو پی کے ضلع فتحپور کے کلکٹر ہیں اور ایک مشہور معروف مصنف کی حیثیت سے بھی ممتاز ہیں۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب کے ہمراہ قادیان آئے۔ انہوں نے قادیان کی تمام انسٹیٹیوشنز کو بغور دیکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے آپکو خطاب کر کے جو کچھ فرمایا۔ اسکو مفصل پھر انشاء اللہ لکھا جا سکتا ہے سردست خلاصہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں آپکو سب سے اول یہ کہتا ہوں۔ کہ آپکے سپرد جو کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے۔ اسکو آپ پوری دیانت۔ امانت اور مستعدی سے کریں۔ اور فرائض منصبی کی پوری پرواہ کریں جہاں تک آپ سے ممکن ہو اس میں غفلت نہ کریں۔ میں نے خوب غور کیا ہے انگریزی سلطنت ایک برکت ہے۔ اور ان لوگوں کی غرض امن کو پھیلانا ہے اور وہ امن قایم رکھنا چاہتے ہیں اگر کوئی شخصی غلطی کسی سے ہو تو گورنمنٹ انگریزی اسکے لئے جوابدہ نہیں ہوتی مسلمانوں کے لئے یہ گورنمنٹ نہایت مفید اور امن بخش ہے۔ کہ خدا کے اس فضل پر شکر گذار ہوں۔ دوسرے آپ ان فرائض کی ادائیگی میں کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ پر رکھے ہیں۔ دنیا کی راحتیں اور آرام عزتیں اور ترقیاں ایک وقت سے آگے نہیں جاتی ہیں۔ آخر انکی ایک حد ہے لیکن انسان کی فطرۃ میں ہے۔ کہ وہ ایک بقا چاہتا ہے اسکے بعد الموت کا اعتقاد درست ہو اور ثمرات

(باہتمام مینیجر میرزا عبد الغفور بیگ صاحب ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میرزا محمود صاحب پرنٹر و پبلشر کے لئے چھپکر شائع ہوا۔)

برقی خبریں

معاملات بلقان

ٹرکی اور یونان:۔ شاہ یونان نے اپنی فوج کا جائزہ لیتے وقت ایک تقریر میں کہا بلقان کا مسئلہ اب یونان کے ہاتھ میں ہے مجھے یقین ہے کہ جنگ ہوگی۔ کیونکہ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ وائنا کے ایک اخبار میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ سرحد پر ترکوں اور یونانیوں میں زونشتی کے مقام پر خونریز جنگ ہوئی ہے۔ جس میں ترکوں کو پسپا ہونا پڑا ہے۔ اور یونانیوں نے برگر جا سکو پر قبضہ کر لیا ہے بابعالی نے یونانی حملہ کے خوف سے دردانیال کو روزانہ دو گھنٹوں کے سوا بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اگر یونان نے یونانی اخبارات اشتعال و ناراضگی کے وجوہات پیدا کرنے سے باز نہ آئے تو یقین کیا جاتا ہے کہ یونانیوں کو قسطنطنیہ سے خارج کر دیا جائیگا۔ ترکی اور یونان کے دکلائے صلح نے اتھنز پایہ تخت یونان میں گفتگوئے مصالحت کا آغاز کر دیا ہے۔

البانیہ کی پیچیدگی۔ جبل اسود کی سرحد پر البانیوں اور مانٹی نگرویوں میں دو روز تک سخت لڑائی ہوئی جس میں البانیوں کو شکست ہوئی۔ اور مانٹی نگرویوں کی فوج انکا تعاقب کر رہی ہے چونکہ سرویا البانیہ کی سرحد پر برابر فوج بھیج رہا ہے اور سرویا حکومت کے بیانات بھی مشکوک اور مبہم ہیں۔ اس لئے آسٹریلیا اور جرمنی نے سرویہ کو متنبہ کیا ہے کہ کانفرنس سفرا کے فیصلہ کو ملحوظ رکھے اسماعیل پاشا نے البانیا کی عارضی حکومت کے آگے جو مطالبات پیش کئے تھے وہ مسترد کر دیئے گئے اس لئے پاشائے مذکور نے ڈورازو میں آزاد حکومت قائم کر لی ہے

فرانس اور ترکی:۔ فرانس اور ترکی میں معاہدہ ہوگیا ہے جس کی رو سے فرانس کو بہت سی مراعات دیگئی ہیں فرانس نے دو کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کا قرض دیا ہے اور ترکی بحری محصول میں اضافہ منظور کر لیا ہے اپنے ڈاکخانوں کے اٹھانیکا وعدہ کیا ہے۔

شکست کی وجہ:۔ جنرل اور ونوف جسے یونانیوں کے سامنے معرکہ آرا ہونا پڑا تھا اپنی شکست کا ذمہ دار جنرل سیوف سپہ سالار بلغاریہ کو قرار دیا ہے کیونکہ اس نے باوجود متواتر درخواستوں کے کمک بھیجی +

انور بے۔ معدہ میں گانٹھ پڑ جانے کی وجہ سے انور بے سخت بیمار ہے

دیگر خبریں

چین کا پریذیڈنٹ:۔ یوآن شیکائی نے ۱۰۔ اکتوبر کو باقاعدہ اپنے عہدہ کا چارج لیا اور افواج کا معائنہ کیا۔ پولیس کا افسر جنرل گرفتار کر لیا گیا۔ کیونکہ اس نے جنوب والوں سے رشوت لیکر پریذیڈنٹ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ پریذیڈنٹ نے اپنی افتتاحی تقریر میں اپنی ترقی کا حامی ظاہر کیا۔ اور سفارتی وفد کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ عہدناموں۔ اجاروں اور اجنبیوں کے حقوق کا کامل ادب ملحوظ رہیگا

اخبارات کو رعایت:۔ ڈاکخانہ نے اخبارات سلطنت برطانیہ کو اطلاع دی ہے کہ آئیندہ اخبارات سے سلطنت کے ہر حصہ میں بھیجے جانیکے لئے اندرون ملک کی شرح چارج کیجائیگی۔

سید وزیر حسن سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندو مسلمانوں کے اتحاد کو موثر بنانے کے لئے تعلیم کی ضرورت ہے دونوں قوموں کا اتحاد گورنمنٹ کے خلاف نہ ہوگا البتہ خود مختارانہ حکومت اور اسکی برائیوں کو دور کرنیوالا ہوگا۔

میکسیکو میں بدامنی:۔ پریذیڈنٹ ہورٹا نے اپنے مخالف ممبران پارلیمنٹ کو گرفتار کر لیا ہے اور کانگرس برخاست کر دی ہے +

ہوا بازی:۔ ایک ہوا باز نے ۱۸½ میل فی گھنٹہ کے حساب سے سفر کیا۔ اور ۴ گھنٹہ میں ۱۹۳۸ میل طے کئے +

۱۳۔ اکتوبر سے فرانس نے بعض شہروں کے درمیان ہوائی ڈاک کا سلسلہ جاری کر دیا۔

قیصر جرمنی اور اس کا داماد:۔ قیصر جرمنی اور اس کے داماد کے درمیان تخت ہنوور کے متعلق شکر رنجی ہوگئی ہے جرمن حکومت شاہزادہ سے تخت ہنوور کا استحقاق چھوڑنے اور صرف ڈیوک وف برنسوک بننے کا مطالبہ کر رہی ہے ولیعہد سلطنت نے اس فیصلہ پر نکتہ چینی کی ہے۔

انگلستان کا نیا جہاز:۔ انگلستان نے ایک نیا جہاز ۱۵۔ اکتوبر کو پانی میں اتارا ہے۔ اسکی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہوائی جہازوں کے اڑانے کا توپخانہ بھی نصب ہے

مصیبت زدگان کی امداد:۔ شہزادہ آرتھر اور ان کے امین کے تحائف عوام کو ایک شلنگ فی کس فیس پر دکھائے جائینگے اور فراہم شدہ رقم حادثہ زدگان کے مصیبت زدگان کے لئے محفوظ رکھا جائیگا۔

ہندوستان کی خبریں

فیصلہ کانپور:۔ حضور وائسرائے کے فیصلہ کانپور پر (جسکی رو سے) ۱۰۶ ماخوذین رہا کر دیئے گئے ہیں اور مسجد کا مسمار شدہ حصہ ۹ فٹ بلند کر کے بنائے جانیکی منظوری دیدی گئی ہے تمام ملک میں اظہار شکریہ کے جلسے ہو رہے ہیں۔ صرف کلکتہ میں مخالف آواز اٹھی ہے۔ سر جیمس مسٹن اور سکرٹری اوف سٹیٹ نے لارڈ ہارڈنگ کو مبارکباد دی کے پیام بھیجے ہیں۔

آنریبل مسٹر غزنوی:۔ مسٹر غزنوی نے ۱۶۔ اکتوبر کو بمبئی میں کہا۔ لارڈ ہارڈنگ سے زیادہ ہمدرد اور مدبر ترین وائسرائے آجتک ہندوستان کو نصیب نہیں ہؤا۔ فیصلہ مسجد پر یکے دل سے جج کو جا رہا ہوں۔ میں اپنے ہم قوموں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ گورنمنٹ ہند اور برٹش انصاف پر کامل بھروسہ رکھیں۔

دہلی کا جلسہ:۔ جو جلسہ ۲۵۔ اکتوبر کو دہلی میں ہونیوالا تھا۔ وہ ملتوی کر دیا گیا۔

بھائی کو قید بہن کی رہائی بیاور میں مسٹر رتن جی بمن شاہ نے ۷۔ اپریل ۱۹۱۳ء کو انسپکٹر آبکاری سے جو دو ہزار روپیہ رشوت کا دیکر لیا تھا اس کی بابت مقامی عدالت میں مقدمہ پیش ہؤا۔ اور بعد ثبوت مسٹر رتن جی بمن شاہ کو چھ ماہ قید کی سزا دیگئی اور اس کی بہن بوجہ عدم ثبوت بری کی گئی۔

طوائف کی شدھی۔ لالہ منشی رام سکرٹری آریہ سماج انبالہ یہ خبر اخبارات میں چھپوا رہے ہیں کہ انہوں نے ایک مسلمان طوائف کو آریہ سماج مندر میں شدھ کر کے آریہ بنا لیا اور اس کا نام دھرم ماوتی رکھا گیا۔ اچھا ہؤا خس کم جہاں پاک +

پلیگ سے اموات:۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱۔ اکتوبر میں ہندوستان بھر میں پلیگ کے ۳۱۲۶ کیس اور منجملہ ان کے ۱۵۴۲ اموات ہوئیں بمبئی پریسیڈنسی ۱۱۲۱۔ احاطہ مدراس ۵۲۔ بہار اور علیسہ ۴۳۔ ممالک متحدہ ۱۲۵۔ پنجاب ۵۱۔ برہما ۱۲۔ میسور ۸۸۔ حیدر آباد ۲۲۔ راجپوتانہ ۵۔ پنجاب میں ہفتہ ماسبق سے ۱۷ اموات زیادہ ہوئیں۔ یہاں کے اضلاع حصار۔ گوڑگاؤں۔ انبالہ۔ گورداسپور۔ گوجرانوالہ شاہپور۔ راولپنڈی آٹک و پٹیالہ سے اموات طاعون کی رپورٹ آئی ہے۔ اس سے پہلے ہفتہ ہندوستان میں طاعون کے ۲۲۵۶ کیس اور ۱۹۱۴ اموات ہوئیں تھیں۔

ٹرکی ایرانی سرحد جنوبی ترکی و ایرانی علاقہ کی حد بندی کے لئے عنقریب ایک پارٹی جانیوالی ہے۔

پیدایش و اموات ہفتہ مختتمہ ۲۷ ستمبر میں پنجاب کے ۲۸ بڑے میونسپل قصبات و شہروں میں ۱۷۴۵ بچے پیدا ہوئے۔ اور ۱۹۸۰ اموات وقوع میں آئیں۔ اول الذکر میں ۹۴۷ لڑکے اور ۷۹۸ لڑکیاں اور موخر الذکر میں ۱۰۸۴ مرد اور ۸۹۶ عورتیں تھیں +

زلزلہ۔ شملہ کے آلات زلزلہ شناسی سے معلوم ہوتا ہے کہ شنبہ کو ایک بجکر ۷ منٹ پر بعد دوپہر کے تقریباً ۳ ہزار میل کے فاصلہ پر معتدل قسم کا زلزلہ آیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان بروز بدھ - ۲۲ اکتوبر ۱۳ء۱۹

مسجد کانپور!

آئندہ واقعات کی نسبت انسان کچھ قیاس نہیں کر سکتا - کہ وہ کیونکر پیش آئیں گے - ہم روزانہ تجربہ کرتے ہیں - کہ ایک بات کو اپنے خیال میں ہم ایک خاص نتیجہ کا پیدا کرنے والا سمجھتے ہیں - لیکن دوسرے ہی دن ہمارے خیالات کی واقعات تردید کر دیتے ہیں - مسجد کانپور کے واقعہ نے بھی جسقدر جلد جلد رنگ بدلے ہیں - وہ موجب حیرت ہے - وضو خانہ کے گرائے جانے پر جب عام طور پر لوگوں کو اکسایا گیا - ہم نے الفضل میں ایک مضمون اس بات پر لکھا - کہ مسلمانوں کا ایسے امور میں گورنمنٹ کے خلاف شور کرنا درست نہیں - اگر عام ضرورت کے لئے حکام نے مسجد کے ایک ایسے حصہ کو جو شرعاً مسجد نہیں کہلا سکتا لے لیا - تو اس میں چنداں ہرج نہیں - پھر اگر ہرج بھی ہو - تو ہمارا کام بجائے شورش برپا کرنے کے عرض کرنا ہے - ہم نے لکھا تھا - کہ نہ معلوم بعض تیز نگاروں کی تحریروں سے یہ معاملہ کہاں سے کہاں تک پہنچ جائے - اس تحریر سے چند ہی دنوں بعد فساد کانپور ہوا - جو ہمارے ذہن میں بھی نہ تھا - ہمیں اس شورش کے نتائج تو برے معلوم ہوتے تھے - لیکن نہ ہم نہ کوئی اور خیال کرتا تھا - کہ اس کے نتیجہ میں سینکڑوں یتامیٰ اور بیسیوں بیواؤں کی آہ و زاری سننی پڑے گی - مگر وہی ہوتا ہے - جو منظور خدا ہوتا ہے +

اس کے بعد ہنگامہ کرنے والوں پر مقدمہ چلایا گیا - اور ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک شور برپا ہوگیا - اور شور بھی ایسا جو آج سے چند سال پہلے قیاس میں بھی نہیں آسکتا تھا - بعض لوگوں نے تو جوش میں آکر یہاں تک کہدیا - کہ اب گورنمنٹ نے اپنی پالیسی بدل لی ہے - اور اس نے ارادہ کر لیا ہے - کہ مسلمانوں کو حتی المقدور تکلیف دے - اور ان کے مذہب کو خراب کرے - غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں - مگر بات دراصل اتنی ہی تھی - کہ ایک رفاہ عام کام کے لئے گورنمنٹ نے غسلخانہ کا ایک حصہ لیا تھا - اور اب شورش کے ظہور کے بعد اسے اپنے فیصلہ میں تبدیلی کرنا مگر وہ معلوم ہوتا تھا جیسا کہ خود لفٹنٹ گورنر صاحب صوبجات متحدہ نے اپنی زبانی اسے اس ڈیپوٹیشن کو فرمایا تھا جو لکھنؤ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ اگر فساد سے پہلے یہ ڈیپوٹیشن آتا - تو میں نہیں کہہ سکتا - کہ اس کا نتیجہ کیا ہوتا - لیکن اب گورنمنٹ کے رعب کو قائم رکھنے کے لئے میں مجبور ہوں - کہ واقعات کو ان کے روبرو بھیجدیا جائے +

اس شورش کے دوران میں کچھ دنوں سے حالات رو بہ صحت ہونے شروع ہوئے - اور دہلی میں ایک امن کانفرنس ہوئی جس کا نتیجہ خواہ کچھ ہی نکلا ہو - مگر ملک میں امن کی طرف رجحان ضرور پیدا ہوگیا - اس کے بعد یکلخت خبر آئی - کہ حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبجات متحدہ شملہ گئے ہیں - اور کانپور کے واقعات پر آپ سے گفتگو کی ہے - جس کے بعد معلوم ہوا - کہ خود حضور وائسرائے صاحب بہادر کانپور تشریف لے جاتے ہیں - چنانچہ ۱۴ اکتوبر کو حضور وائسرائے کانپور تشریف لے گئے - اور آپ کے ورود کے چند ہی گھنٹوں کے بعد تمام ہندوستان میں یہ خبر بجلی کے ذریعہ بجلی کی طرح پھیل گئی - کہ کانپور کی مسجد کا فیصلہ ہوگیا - اور ملزمین بلوہ چھوڑ دئے گئے +

اس مختصر واقعہ کی تفصیل اس طرح ہے - کہ جب حضور وائسرائے نے مسجد کا معائنہ کیا - اور وہاں سے فارغ ہوئے - تو سرکوئیٹ ہوس میں کانپور کے نوابوں رؤساء اور متولیان مسجد کانپور کا ایک وفد حاضر ہوا - اور آپ کی خدمت میں ایک ایڈریس جو ایک خوبصورت صندوقچہ میں رکھا ہوا تھا - پیش کیا سید فضل الرحمن صاحب سیکرٹری مسلم لیگ کانپور نے جو ابتدا سے واقعہ کانپور میں سرگرمی دکھاتے رہے ہیں - اس ایڈریس کو پڑھا اظہار وفاداری کے علاوہ اس ایڈریس میں مفصلذیل فقرات خاص توجہ کے قابل ہیں +

"ہم ان لوگوں کی کارروائی کو ملامت اور نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں جنہوں نے اینٹوں کے پھینکنے سے قانون کی خلاف ورزی کی - یا کسی اور طریقہ سے خلاف قانون طرز عمل اختیار کیا - ہم اس یقین کو پیش نظر رکھ کر (کہ حضور وائسرائے ہمارے خیر خواہ ہیں) - ان تمام مسائل کو حضور والا کے فیصلہ پر چھوڑتے ہیں - ہم جانتے ہیں کہ حضور والا کو ہماری قوم کے مقاصد اور اغراض کا پورے طور پر خیال ہے" +

ان فقرات میں ممبران وفد نے پورے طور سے اپنی غلطی کو تسلیم کر کے اقرار کیا - کہ جنہوں نے اس موقعہ پر جلد بازی سے کام لے کر سرکاری آدمیوں پر پتھر چلائے تھے - ان کی غلطی تھی - اور قسم کی جد و جہد کرنے سے دست برداری کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی - کہ حضور وائسرائے کا فیصلہ اس امر میں ناطق ہوگا - اور آپ جو کچھ کریں گے - ہم اسے تسلیم کریں گے - یہی وہ بات ہے - جس پر ہم ابتداء سے زور دے رہے تھے - کہ مسلمانوں کا کام - گورنمنٹ کو مجبور کرنا نہیں - بلکہ مفسدہ پرداز گروہ سے قطعی نفرت کا اظہار کرنا ہے - اور ان کا فرض بجائے گورنمنٹ سے مقابلہ کرنے کے گورنمنٹ پر بھروسہ و اعتماد کرنا ہے - اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے - کہ گو ایک مدت کے بعد مسلمانوں کو اس طرف توجہ ہوئی - لیکن پھر بھی ہو تو گئی - اگر مسلمان اپنی ہٹ پر قائم رہتے - تو نہ معلوم کیا نتائج نکلتے - اب بھی ہزاروں روپیہ برباد ہوا - اور بیسیوں آدمیوں کے اوقات رائیگاں گئے ہیں - اگر تدبر اور معاملہ فہمی سے کام لیا جاتا - اور جو بات آج حضور وائسرائے کی خدمت میں عرض کی گئی ہے - وہ کچھ دنوں پہلے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر سے ہی عرض کی جاتی - اور بجائے اسقدر مورد طعن و ملامت ہو کر طالب معافی ہونے کے پہلے سے ہی گورنمنٹ سے معاملہ صاف کرا لیا جاتا - تو یہ شور و شر جو ہندوستان سے گذر کر دوسرے ممالک کے مسلمانوں تک برپا ہوگیا - اس سے نجات رہتی - اور ہمسایہ قوموں کے رکیک اعتراضات بھی نہ سننے پڑتے +

معززین کانپور کے وفد کے جواب میں حضور وائسرائے نے جو کچھ فرمایا - وہ خود ایڈریس کے الفاظ سے ہی سمجھ میں آسکتا ہے - حضور ملک معظم کا قائم مقام اپنی عظیم الشان ذمہ واریوں کے ماتحت ایسے موقعہ پر کیا جواب دے سکتا تھا - سوائے اس کے کہ نہایت کشادہ دلی کے ساتھ اس ناگوار واقعہ کے سب آثار کو مٹا دیتا - اور عملاً و قدر ثابت کرتا - کہ وہ ایک مہربان والد کی طرح ہے - جو اقرار خطا پر چشم پوشی کو سزا سے زیادہ پسند کرتا ہے - چنانچہ حضور وائسرائے نے ایسا ہی کیا - اور مقامی گورنمنٹ سے استدعا کی - کہ وہ اس مقدمہ کو واپس لے لے - اور ماخوذین بلوہ کو رہا کر دے لیکن باوجود اسکے حضور وائسرائے نے اپنے اس فرض کو بھی فراموش نہیں کیا - کہ لوگوں کو اس طرف متوجہ کر دیں - کہ وہ آئندہ اس قسم کی غلطیوں سے بچتے رہیں آپنے فرمایا +

"میں اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں - کہ مسجد کے مسئلہ کو حل کرنے میں اگر آپ بھی اسی قدر فکر کرتے جسقدر کہ میں نے کی ہے - تو آپکا اس میں سرجیمس مسٹن کی خواہش کو پورا کر دینے میں ضرور کامیابی ہوتی - اگر ایسا ہوتا - تو ماہ اگست کا افسوسناک حادثہ ہرگز واقعہ نہ ہوتا - اور بیوائیں اور یتامیٰ اپنے خاوندوں اور والدین کے لئے سوگوار نہ ہوتے" "میں آپکے سرپرست باپ کی حیثیت رکھتا ہوں - اور آپ میرے بچوں کے برابر ہیں - جب بچوں سے کوئی قصور سرزد ہو جائے - تو باپ پر اقتضائے محبت کے اقتضاء سے سزا دہی واجب ہو جاتی ہے - تاکہ بچے عقل و شعور حاصل کریں" پھر آپنے ملزمین بلوہ کی نسبت فرمایا "اگرچہ لوگ قانون شکنی کے مجرم ہیں - تو بے شک انہوں نے اپنے آپکو غلطی میں مبتلا کیا ہے - کیونکہ ان پر مسلمہ حکومت کے مقابلہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے - اور اسطرح نہ صرف انہوں نے قانون شکنی کا ارتکاب

کیا ہے۔ بلکہ عظیم الشان اسلامی عقیدہ کے مسلم الثبوت اصول کو بھی توڑ ڈالا ہے جس کے معتقد اور پیرو ہونے کا انہیں دعویٰ ہے"۔ آپنے غرض کی نسبت فرمایا "حکومت کے اقتدار کو قایم رکھنا گورنمنٹ کا فرض اولین ہے۔ اور میں گورنمنٹ ہند کا حاکم بالادست ہونیکی حیثیت سے کہتا ہوں۔ کہ بہر صورت یہ اقتدار قایم رکھا جائیگا"۔ ملزمین کی نسبت فرمایا "معمولی حالت میں گورنمنٹ کا فرض تہا۔ کہ مقدمات کی پیروی جاری رکھے۔ اور ملزموں کو سزا دلوائے مگر وہ بہت کچھ مصیبت برداشت کر چکے ہیں۔ اور جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اب میں یہاں اس غرض سے آیا ہوں۔ کہ انکو امن دول اور اطمینان دلاؤں"۔ ان لوگونکی نسبت جو فساد کی تحریک میں ماخوذ تھے۔ فرمایا "نیز میں ان اشخاص پر اظہار ترحم کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے فساد کی ترغیب دی۔ اور اسلئے وہ اس تمام واقع شدہ نقصان کے ذمہوار ہیں۔ اور کسی رحم کے مستحق نہیں ہیں۔ مگر چونکہ مسجد کے متعلق مشکلات حل ہو گئی ہیں۔ اس لئے میری خواہش ہے۔ کہ یہ ناگوار واقعہ جس نے اس قدر اشتعال و اضطراب پیدا کر دیا تہا۔ تمام معافی کی تہ میں دبا دیا جائے۔ بہرحال میں توقع رکھتا ہوں کہ اگر اشتعال دلانے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک مرعی رکھا جائے تو بھی ان کے اور دوسروں کے لئے غیر معتدل تقریروں کے مصیبت انگیز نتایج بھی کافی سبق آموز ہونگے۔ کہ وہ پھر ایسی غیر مآل اندیشانہ تقریریں نہ کریں"+

یہ جواب کیا بلحاظ شفقت و رحمت کے اور کیا بلحاظ نصیحت کے اور کیا بلحاظ گورنمنٹ کے رعب و داب کے قایم کرنے کے ایک بے نظیر جواب ہے جس کی مثال پہلے وائسرائوں میں سے شاید ہی کسی کی تقریر میں ملتی ہو۔ ایک ایسے اہم معاملہ کو جو ایسی خطرناک صورت اختیار کر چکا ہو۔ جیسا کہ مسجد کانپور کا واقعہ ایسی عمدگی سے ایکطرف رعایا کے قلوب کی تالیف اور دوسری طرف گورنمنٹ کی حیثیت کو قائم رکھتا ہو کو طے کر دینا آسان بات نہ تھی مگر حضور وائسرائے نے اس موقعہ پر بے نظیر دانائی سے کام لیکر اس قضیہ کو ایک احسن طریق پر طے کر دیا۔ جس پر آپ کل مسلمانوں کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں+

مسجد کے متعلق آپنے یہ فیصلہ کیا۔ کہ جو حصہ وضوخانہ کا سڑک میں شامل کیا گیا ہے۔ وہ اسیطرح سڑک میں شامل رکھا جائے۔ ہاں متولیاں کو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ میونسپلٹی سے نقشہ کی منظوری لیکر مسجد کے آگے بلند چھجہ تیار کرائیں جس سے ایکطرف تو سڑک کو نقصان نہ پہنچیگا۔ اور دوسری طرف مسجد بھی وسیع ہو جائیگی۔ ہمیں نہایت خوشی ہے کہ مسلمانوں نے عام طور پر سوائے کلکتہ کے مسلمانوں کے اس فیصلہ کو خوشی سے قبول کر لیا ہے۔ گو کہ عملاً اس سے وضوخانہ سڑک ہی میں شامل رہا ہے۔ شائد اس کی یہ وجہ ہو۔ کہ اب کسیطرح وہ اس معاملہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کا مقابلہ کسی طرح بھی مفید نہیں ہو سکتا

ناصر الملک کی مشکلات

اکسفورڈ کا گریجویٹ تعلیم یافتہ وطن پرست نائب السلطنت ایران روس اور انگریزوں کے سمجھانے بجھانے سے ایران میں واپس تو آگیا ہے۔ اور اس کی مخالفت کرنے والا بختیاری جتھا بھی اب درہم برہم ہو چکا ہے لیکن جس روس نے ایران کے مالی مشیر مسٹر شسٹر کے راستہ میں مشکلات ڈال کر ناصر الملک کے کام کو بگاڑا۔ اور ایران کی ترقی کو مسدود کیا تھا۔ وہ روس اب بھی اسی خصلت اور سیاست کے ساتھ موجود ہے ایران کا موجودہ مشیر مال مسٹر مورنارڈ بلجین جو دراصل روس کا آوردہ اور گماشتہ تھا۔ اور جس کے تقرر پر انگریزوں نے سخت اعتراض کیا تھا۔ اب پہلے کی نسبت سنبھل گیا ہے اب انگریز اس سے خوش ہیں لیکن روس ناراض ہے اور امید نہیں کہ مسٹر مورنارڈ کو ناصر الملک کا ہاتھ آزادی سے بٹانے دے۔ لنڈن ٹائمز اس خطرہ کو محسوس کرتا اور سمجھتا ہے کہ "حالت اگر پہلے سے بدتر نہیں تو بہتر بھی نہیں ہے"۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ غریب ناصر الملک کو اب شسٹر کی جگہ مورنارڈ کا سوال پیش آجائے

سومالی ملا کی خلاف شریعت حرکت

پاؤنیر کو اطلاع ملی ہے کہ سومالی ملا نے مسٹر کارنیلڈ کی لاش کو قبر سے نکلوا کر مثلہ کیا اور شرمناک طور پر پارہ پارہ کروا دیا"۔ مسٹر کارنیلڈ اس دستہ شتر سواروں کے افسر تھے جو پچھلے دنوں ملا کے ہاتھ سے تباہ ہوا تھا۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو ملا سومالی نے شریعت اسلام کے خلاف کیا اور مقدس اسلام کی ہتک کی ہے۔ نہیں اپنی جہالت اور اسلام سے ناواقفی کا ثبوت بھی دیا ہے ممکن ہے کہ ملا کو لارڈ کچنر کا مذموم فعل یاد ہو اور مہدی سوڈان کی لاش سے بے حرمتی کئے جانے کا واقعہ اشتعال کا موجب ہو۔ لیکن اُسے یاد رکھنا چاہئے تھا کہ لارڈ کچنر مسلمان نہ تھا۔ عیسائیت نے کوئی قانون اپنے پیرووں کے لئے نہیں دیا۔ جو ان کو افعال شنیعہ سے روک سکے اور اسلام ہاں مقدس اسلام نے کامل قانون پیش کیا ہے جس کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ مردوں کو مثلہ نہ کیا جائے پاؤں تلے نہ روندا جاوے پس سومالی ملا نے ایک قابل نفرت حرکت کی ہے +

حقوق طلب عورتیں

یورپ کی بے جا آزادی کثرت ازدواج کی ممانعت اور عورتوں کی بڑھی ہوئی تعداد نے آخر اپنا اثر دکھایا ہے اور یہاں تک۔ نوبت پہونچ گئی ہے کہ جس طرح متعدد امراض سے بچنے کے لئے یا ڈاکوؤں کے خوف سے احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں اسی طرح حقوق طلب عورتوں کے حملے سے بچنے کے لئے انگلستان کے وزرا نے مناسب سمجھا ہے کہ آیندہ جلسہ وزرا میں ایسے حملہ کو روکنے کے لئے بڑے پیمانے پر تیاری کی جاوے۔ اور ایسا نہ کرتے تو کرتے کیا جب کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان عورتوں نے ہفتہ رواں ہی میں خیراتی تماشہ کے اندر اور ملک معظم کے سامنے "جیلخانوں میں ہماری سہیلیوں پر سختی کی جاتی ہے" کا نعرہ لگایا اور یہودی ہیکل میں خدا اسرادفس الحاق اور ہربرٹ سیموئل کو معاف کرے۔" وغیرہ الفاظ باواز بلند کہکر ایک سنسنی پیدا کر دی۔ پھر تریا ہٹ پر وہ مغربی رنگ چڑھا یا ہے کہ الامان نہ دھمکی کی پرواہ ہے نہ قید کا ڈر ان عورتوں کی سرگردہ مسنز پنکرسٹ قید سے رہا ہو کر پیرس بھاگی وہاں سے امریکہ جانے عزم کیا لیکن امریکہ کی پولیس نے ارادہ کر لیا کہ اس شوریش عورت کو جہاز سے ہی اترنے نہ دیں گے اس طرح وہ تو غائب ہیں مگر اس کی بیٹی مس سلویہ اب اسکی قائمقام بن گئی ہے اور اسکو گرفتار بھی کر لیا ہے یہ ہیں آزادی کے کرشمے اور یہی تہذیب کا اثر +

ایک سگرٹ نے جہاز تباہ کر دیا

ایک انگریزی جہاز جسکا نام والٹرلو تھا۔ یورپ سے امریکہ جا رہا تھا جب بحر ظلمات کے وسط میں پہونچا تو دفعتاً اس میں آگ لگ گئی۔ شراب کے ایک ہزار صندوق اور آتشگیر مادے تک جب آگ پہونچی تو ان کے پھٹنے سے ایک سخت ہیبتناک آواز نکلی جس سے بہ آدمی ہلاک ہوئے کچھ اس امید پر سمندر میں کود پڑے کہ دوسرے جہاز بچا لیں گے۔ بلجین اور جرمن ملاحوں نے مسافروں کی بجائے خود کشتیوں میں بیٹھکر دوڑنا شروع کر دیا۔ لیکن اس خود غرضی کے سبب نہنگ امواج کا طعمہ ہو گئے۔ اگرچہ جہاز آرمینیا اور دیگر جہازوں نے مسافروں کے بچانے کی بہت کوشش کی اور طوفان کم کرنے کے لئے پانی پر تیل ڈالا گیا تاہم ۱۷۰ نفوس کا نقصان ہوا۔ اور ۵۳۸ میں سے ۳۶۸ جانیں بچائی گئیں۔ جہاز والٹرلو چونکہ دوسروں جہازوں کے لئے باعث خطرہ تھا اسلئے جنگی جہاز ڈونگال نے اسے غرق کر دیا ٹٹانک کے بعد یہ دوسرا ہیبتناک حادثہ ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ اس تمام تباہی کا ذمہ دار ایک سگرٹ نوش ہے جس نے بے پرواہی سے جلتا ہوا سیگرٹ پھینکدیا اور آخرش یہ ایک سیگرٹ جہاز کی تباہی کا موجب ہوا دس سگرٹ نوشی ہے اچانک تباہی اور تلافت جان میں دل اور آنکھ

فسادی میں مارے گئے افسوس کہ قرآن کے خلاف چلنے والے عیاشوں کو بھی اسلامی تاجدار سمجھا جاتا ہے اور پھر تمام غیرت کو بالائے طاق رکھکر ان کے قابل نفرین فعل کو جائز ٹھہرانے کی کوشش کیجاتی ہے چنانچہ قندہار کے فسادی کی نسبت یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ تمام شرارت محمد عثمان گورنر قندہار کی ہے امیر صاحب نے تو صرف سرسری طور پر آمد سخن میں فرما دیا تھا - اچھا دو چار عورتیں بھجوا دینا ہمارا خیال ہے کہ اگر قندہار کے باغیرت درانی امیر کابل کے حامی اخبار نویسوں کو دیکھ پاتے تو یقیناً ان کا وہی حشر ہوتا جو ایمان فروش قاضی و مفتی کا ہوا - کاش کہ یہ لوگ وجاہت کی بجائے مذہب کا پاس کرتے اور دنیا پرورں کو مقدم کرنا سیکھتے +

مسٹر گوکھلے اور ہندیان جنوبی افریقہ

مسٹر گوکھلے جن کے مشوروں سے مستفیض ہونے کا خیال مسٹر محمد علی اور ان کے ہمراہیوں کو تھا۔ ۲۳ اکتوبر کو پرشیا نامی جہاز سے ہندوستان واپس آگئے اس طرح اگرچہ ولایت کے وفد کو ان کی قیمتی آراء سے محروم ہونا پڑا اور ممکن ہے کہ قابل دور اندیش معاملہ فہم کانگرسی لیڈر نے عمداً اپنی واپسی میں جلدی کی ہو تاہم ہندوستان میں آکر مسٹر موصوف نے جو مفید کام کرنے کا ارادہ کیا ہے وہ بھی کم اہم نہیں آپنے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی تکالیف کی نسبت فرمایا تھا حال کی مزاحمت گذشتہ تینوں پرامن مدافعتوں سے بڑھ کر سخت ہوگی اور یونین فریق بھی ہندوستانیوں کو کچل ڈالنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیگا حالت اس درجہ نازک ہے کہ فوراً وہاں کے ہندوستانیوں کی امداد و اعانت کے لئے چندہ کرنا شروع کر دینا چاہیے میں عنقریب اس فنڈ کا آغاز کرنے والا ہوں اور امپیریل کونسل کے آیندہ اجلاس میں یہ معاملہ پیش کروں گا - تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر موصوف اور ہندیان جنوبی افریقہ کے سرگروہ مسٹر گاندھی کے درمیان مسلسل پیغامات تار کا تبادلہ ہو رہا ہے مسٹر گوکھلے ۲۵ اکتوبر کو اس موضوع پر پونا میں تقریر کریں گے نیز انہوں نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی اعانت کے لئے سرمایہ بھی جمع کرنا شروع کر دیا ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ مسٹر گوکھلے کی کوشش اب کے بے سود نہ رہے گی کیونکہ حضور وائسرائے خود اس معاملہ پر اپنے ہمدردانہ خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں اور چونکہ جنوبی افریقہ نے اسلام کے مقدس قانون کی ہتک کی ہے اور قرآن کی رو سے جائز شادیوں کو ناجائز قرار دیا ہے اس لئے قرآن و اسلام کا خدا بھی اس فیصلہ کے خلاف ہاں جن کوشش کرنیوالوں کا حامی ہوگا - اللھم انصر من نصر دین محمد

اہل مغرب کی علمی کوشش

لنڈن میں آجکل ایک نامور امریکن ڈاکٹر ہیملٹن رائس وارد ہیں آپنے جنوبی امریکہ کے غیر معلوم حصص کے دریافت کرنے میں بڑی بڑی تکالیف اٹھائیں اور بہت کچھ علمی معلومات بہم پہونچائے ہیں اور دریائے امیزن کے دو معاونوں کا رستہ دریافت کرنے کے علاوہ امیزن کے شمال مغربی طاس کا قریباً ۵۰ ہزار مربع میل رقبہ پیمایش کرکے جنوبی امریکہ کے نقشہ کو درست کیا ہے ڈاکٹر آرل آسٹیس ہمراہ رائے بہادر لال چند گورنمنٹ ہند کیطرف سے وسط ایشیا میں مزید دریافت کرنے کیلئے روانہ ہو چکے ہیں ...... روسی دوسرے ممالک کے دیکھا دیکھی بحر منجمد شمالی میں نئی نئی زمین دریافت کرنے کی فکر میں ہے چنانچہ ۱۳ اکتوبر کو ریوٹر نے اطلاع دی ہے کہ دو روسی سٹیمر تین سال کے بعد سنیٹ میکایل واقع الاسکا میں پہونچے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے گرین لینڈ کے برابر ایک قطعہ اراضی دریافت کیا ہے ایک انگریزی سٹیمر جس کا نام کارکٹ ہے سائبیریا کا بحری رستہ دریافت کر رہا ہے اور ۲۸ اگست کو دریائے ینیسی کے دہانہ پر پہنچ چکا تھا - بھلا جن لوگوں میں یہ ہمتیں ہوں اور جو ایسی مفید علمی خدمات کے لئے جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کریں اُن کو خدا تعالیٰ کیوں اجر نہ دے اور دنیا ان کی غلام کیوں نہ ہو وہ فرماتا ہے اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یعنی مفید چیز دنیا میں قایم رکھی جاتی ہے ۔

ایک نیا جوہر

اخباری دنیا ریڈیم کے نفع رساں جوہر سے واقف اور عجیب و غریب خواص سے آشنا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کا کون احاطہ کر سکتا ہے اور کون اس کے اسرار کا دفتر مطالعہ کر سکتا ہے اس نے ہر ذرہ میں عجائب و غرائب خواص رکھے ہیں اب ایک اور جوہر نکالا گیا ہے جس کا نام میسوتھوریم ہے جرمنی میں اس کی اس قدر مانگ ہے کہ سلطنت کا کوئی قصبہ باقی نہیں رہا جس نے اس تریاق کے خریدنے کے لئے ایک بیش بہا رقم صرف نہ کی ہو بلکہ عوام کا شوق اس قدر بڑھ رہا ہے کہ تماشہ گر کے اور بازار لگا لگا کر اس بیش بہا چیز کو مہیا کرنے کے لئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے اس تریاق کو ایک چاندی کے چھوٹے سے تعویذ میں رکھا جاتا ہے جسمیں سوراخ ہوتے ہیں جہاں کہیں سرطان ہو وہاں اس تعویذ کو رکھا جاتا ہے اور بیان کرتے ہیں کہ سرطان کا نام نشان مٹ جاتا ہے ۔ معدہ کے سرطان پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے اور اس صورت میں ایک باریک ڈورے سے تعویذ کو باندھ کر حلق کے راستہ معدہ میں پہونچایا جاتا ہے لیکن یہ صورت مریض کے لئے مضر ہے کیونکہ ایک مریض نے ڈورے کو دانتوں سے کاٹ ڈالا اور قیمتی دھات کے نکالنے کی خاطر آخر اس کے پیٹ پر عمل جراحی کرنا پڑا - مادی دنیا اس نئی ایجاد کی نسبت جو چاہے سمجھے لیکن ہم تو کہیں گے ؎

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

ہوابازی کی ترقی

ڈنڈی میں طیاروں کی مرمت اور تیاری کے لئے ایک کارخانہ بننے والا ہے ایک بڑا آبی طیارہ لنڈن کے ایک کارخانہ میں تیار ہو رہا ہے جس میں پانچ آدمی سوار ہو سکیں گے - اور یہ طیارہ اس ہواباز کو دیا جائے گا جو آغاز ۱۹۱۴ء میں دنیا کے کسی بڑے دریا پر اوڑنے کا ارادہ کرے - دو ہوابازوں نے ایک ہی دن میں فن پرواز سیکھ کر سند بھی لے لی - پیرس میں تجربہ کیا جا رہا ہے کہ اوڑتے ہوئے ایروپلین سے زمین پر اتر سکیں اور طیارہ ہوا میں ہی ہے ابھی تک ریت کے تھیلے کو نیچے اتار کر دیکھا گیا ہے لیکن تجربہ میں پوری کامیابی نہیں ہوتی اور مشین کی چھتری نے کام نہ کیا اس لئے طیارہ تباہ ہو گیا جرمنی نے ایک نیا ہوائی جہاز بنایا ہے جس کا نام ایل دوم رکھا ہے - نئے جہاز نے ۱۴ ستمبر کو اڑ کر دکھایا تھا اسپر ۳۳ آدمی سوار تھے اسکی رفتار ۴۸ میل فی گھنٹہ ہے ۔

پرتگال کے شاہ پرست

پرتگال کے بادشاہ کو اس کے ملک کے شاہ پرستوں نے کچھ تحائف بھیجے تھے جن کا گورنمنٹ جمہوریہ کو علم ہو گیا لیکن صندوق میں کوئی قابل اعتراض چیز نہ تھی اس لئے صندوق منزل مقصود پر روانہ کر دیا گیا ۱۸ ستمبر کو شاہ ملند فریق کا ایک رکن کاسٹامالی بمب بناتے ہوئے آتشی مادہ کے آگ دینے سے جان بحق ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ مینوئل کی امیدیں محض بے بنیاد تھیں ۔

چوری اور ڈکیتیاں

امریکہ کے شہر نیویارک میں گذشتہ موسم سرما کے دوران میں ۴۰ ہزار پونڈ کی لیت کی چوریاں اور ڈکیتیاں وقوع میں آئیں پیرس سے لنڈن کو عموماً نقدی طلائی مہروں کی شکل میں تھیلوں کے اندر بند کرکے بھیجی جاتی ہے اور ہر پانسو پونڈ کی ہر ایک تھیلی ہوتی ہے رستہ میں ہوشیار چور تھیلی کے گلے میں سوراخ کرکے روپیہ نکال لیتے اور سوراخ کو رسیوں سے ڈھانک دیتے ہیں کئی دفعہ ایسا نقصان پہلے ہو چکا ہے لیکن حال میں تو کئی سو پونڈ نکال لئے گئے ہیں

موتیوں کا ہار

موتیوں کے ہار کی مشہور چوری جو حال ہی میں برآمد ہوئی ہے اس کی نسبت ٹائمیز لنڈن لکھتا ہے کہ ۶۱ میں سے ۵۹ موتی برآمد ہو چکے ہیں دو ابھی تک گم ہیں کہا کہ مسٹر میکس میر بیان کرتا ...

مدرسین کے لئے ضروری ہدائت

ہم کو علم ہے کہ دیانت دار مدرس کے پیشہ کو کچہری کا رشوت ستان منشی پسند نہیں کرتا ہم جانتے ہیں کہ روشنی پھیلانے والی فوج کے سپاہی خود بھی بعض اوقات اپنے کمان افسروں سے تنگ آکر کہہ دیا کرتے ہیں "لعنت بر آں یا دبر کار معلمی"۔ لیکن یہ سطحی باتیں مدرسی کے قابل فخر اور جلیل القدر منصب پر حرف نہیں لا سکتیں کیونکہ یہ پیشہ دراصل خدا کے مقدس انبیا کا ہے۔ جو دنیا کے اصل معلم ہوتے ہیں البتہ اگر کوئی چیز ایک معلم کے لئے باعث ننگ و عار اور اس کے متاع ایمان کو برباد کرنے والی ہو سکتی ہے تو وہ حکومت کے خلاف غیر وفاداری کے جذبات ہیں۔ جو شخص خود وفادار اطاعت شعار نہ ہو وہ کیونکر بچوں سے اطاعت کا امیدوار ہو۔ درکلاس میں ضبط رکھنے نیز اپنی حکومت منوانے کا متمنی ہو سکتا ہے۔ پس اگر گورنمنٹ بمبئی نے مفصلہ ذیل سرکلر یا بیعت نامہ مدرسین کے لئے شائع کیا ہے تو یہ ان کے فرض منصبی کا حصہ اور اُن کے کام کی تائید ہے

بیعت نامہ

میں مسمی ... جو ... مدرس میں عہدہ پر مامور ہوں سمجھتا ہوں کہ

(۱) میں ہر مجسٹی ان کے ورثا اور بروئے قانون ان کے قائم مقاموں کی وفاشعاری (دلی) اطاعت کا پابند ہوں

(۲) میں اس امر کا پابند ہوں کہ نیت مندی نیک نیتی اور تن دہی سے ان تمام کاموں کو انجام دوں۔ جو حکام مدارس مطابق قانون میرے سپرد کریں اور خاص کر اپنے شاگردوں میں ملک معظم کی وفاشعاری اور سچی جاں نثاری کا جذبہ پیدا کروں

(۳) میں پابند ہوں کہ سیاسی یا نیم سیاسی قسم کے کسی جلسہ یا جدوجہد میں شریک نہ ہوں۔ جو گورنمنٹ موصوف کی کسی کارروائی کے برخلاف ہو۔

میں صدق دل سے ان پابندیوں کو ملحوظ رکھنے کا اقرار کرتا ہوں

دستخط مقر

میرے روبرو دستخط کیے

ڈپٹی انسپکٹر تعلیم بمبئی

پس ان لوگوں کو جن کا کام 'بچوں کے لئے جینا' اور ضبط رکھنا ہے اس حکم سے خوش ہونا چاہیئے نہ کہ ناراض +

بلغاریہ و ٹرکی کی نئی سرحد

ٹرکی و بلغاریہ کی گفتگو کی طوالت پکڑنے کا ایک یہ سبب یہ بھی تھا کہ ترک ادرنہ کوئی اور مصطفی پاشا کا مطالبہ کرتے تھے اور بلغاڈیموٹیکا اور قرق کلیسہ دینے پر بھی رضامند نہ تھے آخر طرفین نے اپنے مطالبات کو نرم کیا اور دول کی مقرر کردہ سرحد انیوس میدیا کی بجائے نئی سرحد قائم ہوئی جس کی رو سے بلغاریہ کو اداتہ کوئی مصطفی پاشا اور مالکو ٹرنوو چھوڑ دینے گئے اور سرحد کا خط جو کہ کھینچا ہوا انیوس سے شروع ہو کر میسوتی سیفن پر مفصلہ ذیل شکل میں تبدیل ہوا ہے موجودہ سرحد کے مطابق ترکوں کو کھوئے ہوئے علاقہ کے ایک لاکھ اکتیس ہزار مربع کیلومٹرس سے ۲۰ ہزار کیلومٹر مربع واپس مل گئے ہیں

طاقت ہے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ نے آخر اقرار کرلیا کہ اڈریانوپل ٹرکی کے پاس ہی رہے گا" اور دیکھیے جس بلغاریہ کی تعریف و توصیف اور کامیاب سیاست اور اس کی سپاہ کے بہادرانہ کارناموں سے یورپ کے اخبارات لبریز تھے اب ان میں بلغروں کی نسبت کہا جاتا ہے وہ کسی نازک معاملہ کی گتھی کو سلجھا نہیں سکتے سخت خود رائی اور خودسری سے کام لیتے ہیں۔ متنہ پھٹ ہیں ممسک خود غرض۔ حریص۔ دہقانی۔ خودسری کے دلدادہ ہیں اور پیچھے جس جنگ بلقان کو صلیب و ہلال کا مقابلہ کہا جاتا تھا۔ اور جن صلیب برداروں کی ظالمانہ حرکات پر یورپ کے گرجوں میں خوشی کے راگ گائے جاتے تھے۔ اب معاملہ فہم نیک دل یورپین کی نظر میں وہ دروغ بافی۔ بددیانتی۔ بدعہدی ریاکاری معاہدہ شکنی اور خدا کی جناب میں ملحد و نہ ایلیوں کا مجموعہ تھا اور ملاحظہ ہو۔ کہ جس شاہ رومانیہ کو قیصر شاہ آسٹریا اور زار کیطرف سے مبارکباد کے پیغام دیئے جاتے تھے وہ واقعات کی روشنی میں تمسخر آمیز اپیل کرنے والا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس نے اپنی آنکھ کا شہتیر نہ دیکھ کر سلطان روم کو تار دیا تھا" انصاف سے کام لو اور دوسرے کے مال کو ہاتھ نہ لگاؤ" پس یہ ہے زمانہ کا چکر اور اس کا نام ہے تلک الایام نداولہا بین الناس

بیمانہ انگریزی میل

شمال

مشرق

مغرب

جنوب

موجودہ

دول کی تجویز کردہ حد

پتیہ کا چکر

خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کے تصرف اس کے علم کی کون تہہ پا سکتا ہے اس کے اسرار کے دفتر کا کون مطالعہ کر سکتا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ آج کے دشمن کل دوست اور آج کے دوست کل دشمن ہو جائیں گے۔ جنگ بلقان میں روس اور آسٹریا ٹرکی کے مخالف تھے۔ اٹلی کی بھی معاندانہ روش تھی لیکن قدرت کا ہاتھ دیکھیئے کہ روس کو کہنا پڑا "بلغاریہ کی حمایت کی نسبت ٹرکی کے ساتھ جنگ کرنے کا نقصان زیادہ ہوگا اور آسٹریا نے ٹرکی سے دوستی کا اظہار بدیں الفاظ کیا "ٹرکی کی عزت کو اس کی سابقہ ہزیمت سے جو صدمہ ہوا تھا اس کی تلافی ہوگئی ہے تو اب بھی بلقان میں ایک

قندھار کے فساد کی اصل وجوہات

مسلمان کہلانے والے والیان ملک میں سب سے زیادہ تباہ کن غلطی ان کی عیاشی ہے تمام سلطنتیں اس عیاشی کی نذر ہو گئیں۔ محمد علی میرزا ہر سال نئی ۶۰ دوشیزہ لڑکیاں اپنے محل میں داخل کیا کرتا تھا ایسا ہی دستور افغانستان میں بھی رائج معلوم ہوتا ہے حال میں امیر نے قندھار کے درانی پٹھانوں میں سے چند لڑکیاں انتخاب کرنے کے لئے گورنر قندھار کو لکھا گورنر نے تعمیل حکم شروع کی تو تمام درانی پٹھان برافروختہ ہو گئے گورنر نے فوج کو بلایا لیکن سپاہیوں نے فائر کرنے سے انکار کر دیا اس پر گورنر نے قندھار کی "قلعہ گیر فوج کو بالا بالا فائر کا حکم دیا اور تیس چالیس آدمیوں کا نقصان ہو گیا۔ قندھار کے قاضی اور مفتی بھی اس

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی کیلئے اپنے بندے مامور فرمائے تاکہ بندوں کی کوئی حجت اللہ تعالیٰ پر باقی نہ ہے کہ کیوں ان کے پاس کوئی مذر اینوالا نہیں آیا۔ رسلاً مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل وکان اللہ عزیزا حکیما۔ رسولوں کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں اپنے ماننے والوں کیلئے وہ خوشخبری لاتے ہیں اور اپنے منکرین کیلئے انذار۔ رسول اس لئے بھیجے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کیلئے اللہ پر کوئی حجت نہ ہے رسولوں کے بھیجنے کے بعد اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ تمام رسل اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خدائے واحد کی عبادت کیطرف بلاتے رہے ہیں اور ان سب کی یہی تبلیغ رہی ہے کہ لوگ اپنے حقیقی معبود کی معرفت حاصل کریں اور اسی سے اپنی حاجات اور ضروریات طلب کریں اور تمام اصنام اور بتوں کو بالکل ترک کردیں۔ مگر خدا کی عجیب شان ہے کہ وہی مامورین من اللہ جو شرک کا قلع قمع کرنے آئے تھے ان کے مقلدین نے مرور زمانہ کے بعد انہی کو معبود ٹھہرالیا اور توحید سے ہٹ کر پھر الٹے پاؤں وہیں چلے گئے جہاں سے وہ آئے تھے۔ چنانچہ کرشن جی مہاراج جو کہ خدا تعالیٰ کی خالص عبادت کرانے کیلئے دنیا میں تشریف لائے تھے بعد میں انہی کو خدا بنالیا گیا۔ ایسا ہی رامچندر جی کو بھی خدائی لباس سے ملبوس کیا گیا۔ زرتشتی مذہب نے اپنے بانی کے سو سال بعد زرتشت کو نیم خدا بنالیا ایسا ہی یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اور عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بنالیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصٰری المسیح ابن اللہ ذٰلک قولھم بافواھھم یضاھئون قول الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انی یؤفکون ۔ یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے اپنے منہ کی بات ہے۔ کافروں کی بات کی مشابہت کرتے ہیں جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں۔ اللہ انہیں تباہ کرے کہاں الٹے جا رہے ہیں۔ غرضیکہ نبی جو کہ اپنی جان اور مال اسی بات پر خرچ کرنے کو تیار تھے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے اور انکی دلی آرزو تھی کہ خدا کا جلال دنیا پر ظاہر ہو بعد میں انہی کو خدا کی صفات سے متجلی کیا گیا اور ان کو پوجا گیا وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون ۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اسکی طرف وحی کرتے تھے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم۔ وان ھٰذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاتقون ۔ اے رسولو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو میں تمہارے اعمال کو جانتا ہوں اور یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس مجھ سے ہی ڈرو۔ غرض کہ نبیوں کی کارروائی پر لیدیں پانی پھیرا گیا اور لوگ .... دوبارہ شرک میں منغمس ہو گئے اس عالمگیر وبائے شرک سے بچانے کیلئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لا الٰہ الا اللہ کیساتھ محمد رسول اللہ کا جملہ لگا دیا تاکہ لوگ بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں معبود نہ بنالیں اور آپکی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت میں کوئی مخلوق شریک نہ ہو۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک خطیب نے کہا من یعصھما تو آپنے اس کو ڈانٹ دیا اور فرمایا کہ ایسا ہرگز نہ کہو بلکہ یوں کہو من یعص اللہ ورسولہ اور کلمہ شہادت میں رکھ دیا کہ اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کا بندہ اور رسول ہے اور ہر مسلمان پر لابدی اور ضروری ہے کہ اس کلمہ کو پڑھے۔ اور یہ ارکان اسلام میں پہلا رکن ہے کیسی سفاہت اور بے وقوفی کی بات کہتے ہیں وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ کو کلمہ طیبہ کے ساتھ ملانا شرک ہے۔ حالانکہ یہ محمد رسول اللہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمدؐ اللہ نہیں بلکہ اللہ کا فرستادہ ہے یہ کسی مذہب کو حاصل نہیں ہوا کہ اسکے بانی نے کلمہ توحید کیساتھ اپنی عبودیت کا اظہار بھی ساتھ ہی لگا دیا ہو تاکہ اس کے مقلدین کو کبھی ہوکا نہ لگے کہ کہیں اسی کو خدا نہ بنالیا جائے۔ یہ خصوصیت صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسلام کو بچالیا اور اس کے بانی نے خدا تعالیٰ کے اذن کے ماتحت محمد رسول اللہ کا جملہ بڑھوا دیا۔ اللہ اللہ یہ جملہ کیا مبارک ہے اس نے کروڑوں انسانوں کو شرک کے ہاویہ میں گرنے سے بچالیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو احکام رسل پر بھیجے تھے اور جو احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائے تھے۔ ان احکام کو عملی پیرایہ پہنایا گیا۔ کہ لوگو دیکھو اللہ کے سوا کسی کو معبود نہیں ٹھہرانا اور تمام مخلوقات میں سب سے بڑے عظیم الشان انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کو بھی کبھی اللہ کا ند اور مد مقابل نہیں بنالینا اور نہ کبھی اللہ کے برابر کرنا وما محمد الا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف رسول خدا ہیں۔ خدا نہیں ہیں واقعی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک کا خوب قلع قمع کیا ہے اور پانچ وقت بلند میناروں پر زور سے پکارا جاتا ہے کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں اور محمد خدا کا فرستادہ ہے محمد رسول اللہ کلمہ طیبہ کا جزو ثانی ہے اور یہ دلیل ہے جزو اول کی۔ یہ مسلم امر ہے اور تاریخ اسکی شاہد ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واقعی مکہ میں ایک انسان گذرے ہیں۔ کسی نے آجتک اس کا انکار نہیں کیا حالانکہ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ یسوع جس کو خدا بنایا گیا ہے کوئی تاریخی آدمی نہیں ہے۔ اس کا تاریخ میں پتہ چلتا ہی نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسے کہنے والے صحیح اور درست کہتے ہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ ایک فرقہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔ مگر ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کبھی کسی مورخ نے یہ نہیں کہا کہ آپکا وجود دنیا میں کبھی مشتبہ و مشکوک ہوا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اعلان کردیا کہ صرف اللہ کو ہی معبود بنایا جاوے۔ اور تمام آلہہ باطلہ کو مسترد کردیا جاوے اور فرمایا کہ زمانہ آتا ہے کہ یہ عرب جو کہ سینکڑوں بتوں کے پوجاری ہیں معبودان باطلہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور صرف اللہ ہی کی عبادت کیجاوے گی۔ اس چیلنج کو سنکر کفار کب نچلے بیٹھ سکتے تھے۔ انہوں نے ناخن تک زور لگایا۔ اور بت اگر واقعی کوئی چیز ہوتے تو وہ بھی ضرور زور لگاتے کون اپنی بے عزتی اور ذلت گوارا کرسکتا ہے۔ معبودان باطلہ کے پرستاروں اور خالق حقیقی کے پرستاروں میں کشتی آپڑی ہے۔ مؤخر الذکر صرف تن تنہا اور اکیلا ہے اور اول الذکر بکثرت ہیں معبودان کے ساتھ ہیں اور دنیا کی ظاہری شان وشوکت ان کے ساتھ ہے مگر اس جنگ میں باطل کا بھیجا نکلا گیا...... اور حق بازی لے گیا۔ تو کیا ثابت نہیں ہوا کہ وہ پیغام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ...... دنیا میں شایع کیا تھا۔ کہ معبودان باطلہ ترک کردیئے جاویں گے اور صرف ایک اللہ کی عبادت کیجاوے گی۔ بالکل سچا اور درست ثابت ہوا یئس الشیطٰن ان یعبد فی العرب۔ شیطان مایوس ہوگیا ہے کہ عرب میں اسکی عبادت کیجائے۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ کہدے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ باطل نے بھاگنا ہی تھا۔ جب رسول کریم کی رسالت سچ ہوگئی۔ تو ثابت ہوگیا کہ آپ رسول ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی انسان آیندہ کے متعلق نہیں کہہ سکتا۔ اس لئے وہ پیغام اللہ کیطرف سے آپ لائے تھے تو معلوم ہوگیا کہ آپ محمد رسول اللہ ہیں پس محمد رسول اللہ لا الٰہ الا اللہ کی دلیل اور برہان ہے لا الٰہ الا اللہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کو ہی معبود بنایا جائے اور کسی کی فرمانبرداری نہ کیجائے اور فرمانبرداری کو اسلام کہتے ہیں جسکا خلاصہ یہ نکلا کہ اللہ کے نزدیک صرف فرمانبرداری ہی مذہب ہے۔ سو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی بڑی بھاری دلیل اور برہان ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہوا۔ کہ ان الدین عند اللہ الاسلام ؕ

تصدیق المسیح

مُرشد کیسا ہو؟

عطار اپنی دکان میں بیٹھ کر عطر کی خوشبو کو محسوس نہیں کرتا۔ گو اُس سے فایدہ اُٹھاتا رہتا ہے۔ لیکن جب وہ دکان سے باہر نکلتا ہے تو اُسے قدر عافیت معلوم ہوتی ہے۔ اور باہر کی ہوا میں جو بدبو پھیلی ہوتا ہے۔ اس کے سونگھنے کی تاب نہیں لا سکتا۔

یہی حال دارالامان کا ہے۔ مدینۃ المسیح سے باہر نکلکر معلوم ہوتی ہے کہ لوگوں کا قبلۂ توجہ کیا ہے۔ اور وہ خدا و رسول سے کتنی محبت رکھتے ہیں۔ اور تعظیم لامر اللہ کہاں تک ان کے دلوں پر مستولی ہے۔ اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر کیونکر کاربند ہیں۔ اور سنت نبوی کے کس رتبہ تک پابند ہیں۔ ریل پر چند گھنٹے کے سفر ہی میں۔ مجھے مدعیان اسلام کے حال کا مرثیہ خوانی یا نوحہ گری کا میٹریل مل گیا جس گاڑی میں بیٹھا ہؤا تھا۔ غالب حصہ اس میں بیٹھنے والوں کا کلمہ گو تھے۔ مگر چار گھنٹے میں حرام ہے جو اُن کی زبان پر خدا تعالیٰ یا اس کے رسول مقبول کا نام آیا ہو۔ اور یوں بک بک تو ساری راہ ہی کرتے چلے گئے۔ پھر جو بات کی خلاف شریعت یا صدر درجہ کی دنیا داری کی۔ ایسے جاہل کہ نہ دنیا داری کے کسی معاملہ کی صحیح خبر نہ دین کا کچھ پتہ۔ دو چار حُقّے رکھے ہیں اور پانچ سات کے منہ میں سیگرٹ ہے اور اُڑائے جاتے ہیں زبان پر حمد ہے مگر نہ اللہ کی بلکہ رنڈیوں کی۔ کنجروں کی تعریف ہے ستایش ہے لیکن نہ رسول مجتبیٰ کی نہ آئمہ ہدیٰ کی بلکہ کسی ڈوم نواز امیر کی شراب خواریوں کی ذکر ہے مگر خدا تعالیٰ کا نہیں محمد مصطفےٰ کا نہیں۔ صحابہ کرام کا نہیں آئمہ عظام کا نہیں بلکہ کسی تھیٹریکل کمپنی کے ایکٹر کا۔ اُن کی باتیں جو میرے قرآن و حدیث کے سننے کے عادی کے کانوں تک خواہ مخواہ پہونچ رہی تھیں سن سن کر میری طبیعت نہایت منغص ہوئی۔ اتنے میں ایک صاحب نے نہایت نوازش سے اپنا سیگرٹ پیش کیا کہ شوق فرمایئے میں تو پہلے ہی بھرا بیٹھا تھا۔ نہایت جلا کٹا فقرہ سنایا اور کہا "میں مسلمان ہوں"۔ اتنے میں ایک اور مجہول العقل نے حقہ کی ثنا خوانی شروع کر دی۔ کہ نصیبوں والا ہے تو یہ صبح اُٹھتے ہی اسے بڑے بڑا آدمی منہ لگاتا ہے۔ نہلاتا ہے۔ پھر نہایت عزت سے منہ بٹھاتا ہے۔ دوسرا بولا نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ اس کی کوئی قبر ہے میں حیران ہی رہ گیا کہ اپنے مسیحا کی تعریف کر رہے ہیں یا اس بدعت مخل کن دماغ انسانیت کی۔ اسکے بعد پھر تاش بازی شروع ہوئی۔ جس شوق و ذوق سے یہ کھیل انہوں نے کھیلا۔ اور ایک پتہ کے پھینکنے میں جو جوش باتی پتوں کو بچانے والا دکھاتا۔ وہ طرابلس و بلقان کے جرنیلوں نے بھی غالبًا نہیں دکھایا ہوگا۔ اور بازی جیتنے والے کی مسرت کا یہ عالم کہ گویا ادرنہ اسی کے ہاتھ پر فتح ہؤا۔ واللہ میں سچ کہتا ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ خوش کس بات پر ہوتے ہیں اور کر کیا رہے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہے۔ اس وقت میں نے انہیں کچھ متنبہ کیا مگر مجھے جواب ملا کہ دو گھڑی کا موج میلا ہے آخر مر ہی جانا ہے۔ میں نے کہا مرنا ہے تو عاقبت کی فکر کرو اس پر کہنے والے نے کچھ پایا کہ "ابے حک مٹھا۔ اگلا کس نے ڈٹھا" تب میں نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ اور جی میں کہا کہ اللہ یہ لوگ ہیں جو ہمیں کافر کہتے ہیں۔

اور اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے منکر آتے ہیں۔ اتنے میں ٹرین کا سفر ختم ہوا اور مجھے ٹمٹم پر سوار ہونا پڑا۔ اردگرد کے دیہات میں نئے نئے جھنڈے یا خانقاہیں نظر آئیں حیران ہوا کہ چہ ماہ کے اندر وہ کون سے اولیاء اللہ تھے جو فوت ہو گئے۔ اور ان کی پرستش بھی ہونے لگی۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ بعض پرانی قبروں ہی کے بارے میں فقیروں کو خبر ملی ہے کہ یہ تو کسی پیر صاحب کا مزار تھا۔ اس لئے خوش عقیدہ مسلمانوں نے حسب عمل کسی بھنگ نوش یا چرس کش باولے کی ہدایت کے مطابق اس پر چڑھاوے چڑھانے شروع کر دیئے ہیں۔ پوچھو تو کہتے ہیں بڑا فیض ان سے پہونچتا ہے ہمارے بیل کے زخم میں کیڑے پڑ گئے تھے اس قبر کی ہی جو ڈالی فورًا اچھا ہو گیا بخار آتا تھا چٹکی راکھ کی جو سائیں جی نے دی بخار اتر گیا۔ بھینس دودھ نہ دیتی تھی سائیں جی کی توجہ سے فورًا دودھ دینے لگی۔ غرض ہندوؤں کے تو تینتیس کروڑ دیوتا مشہور ہیں مگر کوئی ان مدعیان اسلام کے معبودوں کو گن دے تو میں جانوں۔ یہ ان لوگوں کی اولاد ہیں جو ہندوستان میں توحید پھیلانے والے اور نبی عرب کا نام روشن کرنے والے تھے۔

یہ ہے مسلمانوں کی حالت اور یہ ہیں ان کے معبود اور یہ ہے انکا اسلام۔ اب خدا را بتایئے کہ کسی مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں

جوں آں خدائے کہ از دِ اہل جہاں بے خبر ند
بر من او جلوہ نمودہ است گر اہلی پذیر۔

کا اعلان کرے۔ پھر اس ہادی اس مرشد کا یہ کام نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی نذر و نیاز سے کام رکھے اور ان کے دین کی کچھ فکر نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت دلوں میں قائم کرنیکی بجائے خود ایک معبود بن بیٹھے۔ جب کوئی تکلیف اس کے مریدوں کو پہونچے تو وہ بجائے اس کے کہ خدا کے آستانہ پر تضرع و زاری کریں اور دعائیں سے کام لیں۔ خود اُسی کے دروازے پر دوڑے جائیں اور کہیں کہ ہمیر رحم کرو چنانچہ اس وقت کئی گدی نشین ہیں۔ کئی عامل ہیں جو تعویذ دیتے ہیں۔ اور نذرانیاں لیتے ہیں۔ مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز پر کون کام کر رہا ہے۔ رسول کا کام قرآن مجید میں یہ آیا ہے یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین ۔ قرآن مجید کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے۔ ان کا تزکیہ نفوس کرے اور انہیں کتاب و سنت سکھائے۔ ساری دنیا پر نگاہیں دوڑا کر دیکھو تو یہ کام تو صرف **مرزا صاحب** (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کیا اور اس کا خلیفہ کر رہا ہے۔ دنیا کمانے کے تو اور بہت سے طریق ہیں۔ اور اگر مرشد پکڑنے سے کسی کی غرض دنیا طلبی ہو تو وہ کسی انگریز کا یا کسی بنئے کا مرید بنجائے لیکن جو دین کی محبت رکھتا ہے اور دین چاہتا ہے وہ اس کا مرید بنے جس کے فیض صحبت سے دنیا کی محبت کی آگ سرد ہو قرآن مجید کے معارف و حقایق کھلیں سنت نبوی پر چلنے کی توفیق عطا ہو مرضیات الٰہیہ کا علم ہو اور اُن کے مطابق عمل ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دیندار۔ دنیا کی مشکلات میں پڑتا ہے بلکہ مشکلات اس کے لئے آسان کئے جاتے ہیں دنیا خود چلکر اُس کے قدموں پر گرتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ کوئی خدا کا بنجائے تا جملہ کائنات اس عالم اس خدا پرست کی ہو جائے بیشک بعض اوقات ان پیروں اور گدی نشینوں سے بھی دنیاوی فائدہ پہونچ جاتا ہے اور اپنے مریدوں کو نہ نماز کی ہدایت کرتے ہیں نہ روزے اور زکوٰۃ کی نہ توحید سکھاتے ہیں نہ سنت کی راہ بتلاتے ہیں مگر سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ مومن کا اصل مامن تو دارالآخرۃ ہے اس کے لئے بھی کچھ فکر چاہیئے یہ دنیا تو اک سرائے فانی اور آنی جانی ہے۔ اس دارالقرار میں رہنے کا سامان بہم پہونچانا چاہیئے اور وہ سامان خود ساختہ و تجاویز سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اسکے حصول کا ایک ہی طریق ہے جو خدا کے برگزیدہ نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔ ان کے بعد بذریعہ قرآن مجید و سنت متواترہ و تعامل و مجددین و احادیث کے اصل دین قائم رہا۔ اس حق کی معرفت میں اگر کسی کو شبہ ہے یا مسلمانوں میں بہت سے فرقے دیکھتا ہے اور طالب حق مختلف رائوں کو دیکھکر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ تو اس امام (علیہ السلام) کا تتبع اختیار کریں جو خدا کی وحی سے سرافراز ہؤا۔ کیونکہ وہ اسی چشمہ سے پانی پیتا ہے جس چشمہ سے بانی اسلام نے پیا اور اس حوض کوثر سے پانی پینے والا جس کا ساقی ہمارا خاتم النبیین ہے باقی رہی یہ بات کہ یہ کیونکر معلوم ہو وہ خدا کی وحی سے سرفراز ہے اسکے لئے قرآن کریم نے ایک اصل محکم بتا دیا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ۔ ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین ۔ جو خدا پر افترا کرے ہم اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیتے ہیں اور اس کو ناکامی کی موت مارتے ہیں۔ اور کوئی مخلوقات میں اُسے بچا نہیں سکتا "جو مفتری ہو وہ کبھی فلاح (کامیابی) نہیں پاتا۔ کبھی مراد کا منہ نہیں دیکھتا۔ جس مقصد کے لئے آواز اٹھاتا ہے اس مقصد

امر بالمعروف

قرآن کو اپنا دستور العمل بناؤ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتٰب یتلٰی علیھم ان فی ذٰلک لرحمۃ وذکرٰی لقوم یؤمنون ۝ کیا انہیں یہ بس نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے جو اُنپر پڑھی جاتی ہے اور پڑھی جاویگی اس میں ضرور نصیحت ہے ایمان والوں کیلئے قرآن شریف ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ ایماندار اسی کے ذریعہ رحم اور شرف حاصل کرینگے۔ اس آیت کریمہ نے مومنوں کی ترقی قرآن کریم کے ساتھ وابستہ کردی ہے ولقد انزلنا الیکم کتٰبا فیہ ذکرکم افلا تعقلون ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے اس میں تمہارا شرف ہے تم کو بڑا بنانیکے لئے آئی ہے کیا تم اب تو اس بات سے باز نہیں آؤ گے وانہ لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون۔ یعنی قرآن کریم تجھکو اور تیری قوم کو بڑا بنانے کیلئے آیا ہے قرآن کریم کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم شفاء ہے ہدایت ہے رحمت ہے اور بشارت ہے اور تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے یاایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدًی ورحمۃ للمؤمنین قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذٰلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون ۝ قد جاءکم من اللہ نور وکتٰب مبین ۝ یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلٰم ویخرجھم من الظلمٰت الی النور باذنہ ویھدیھم الی صراط مستقیم ۝

اے لوگو تمہارے پاس نصیحت آئی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور شفا تمام بیماریوں کے لئے جو سینوں میں ہوتی ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے مومنوں کیلئے۔ کہدے اللہ کے فضل اور رحمت سے اس قرآن کیساتھ چاہئے کہ لوگ جتنا چاہیں خوش ہوں یہ تمام مال و منال سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے اور کھول کر بیان کرنیوالی کتاب اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ اس کو سلامتی کی راہیں دکھا دیتا ہے جو اس کی رضامندی کی پیروی کرتا ہے اور ان کو اندھیروں سے نکالکر روشنی کیطرف لے آتا ہے اور ان کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے“

دوستو! تم اور کیا چاہتے ہو؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ تم کو تمام بیماریوں سے نجات حاصل ہو؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ تمہیں روحانی بیماریوں سے بچنے کیلئے حفظ ما تقدم کے طور پر پرہیز بتایا جاوے۔ پھر کیا تم نہیں چاہتے؟ کہ تمہیں نیکیوں میں ترقی کرنیکی توفیق عطا ہوتی رہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نظر شفقت اور رحمت کے سایہ مبارک میں آجاؤ۔ تم اللہ کا ہزار ہزار شکر بجا لاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو تم پر ہوا کہ اس نے تمہیں ایسی کتاب عطا فرمائی ہے جو کہ چاروں باتیں بتاتی ہے تم سے بڑھکر کون خوش نصیب ہو سکتا ہے تمہیں بہت ہی خوش ہونا چاہیئے کہ تمہیں اس کتاب مبارک کا وارث بنایا گیا۔ مگر مبارکی اس شخص کیلئے سزاوار ہے جو کہ اس کو اپنا دستور العمل بناتا اور اپنے روز مرہ کے کام قرآن کریم کے احکام کے جوئے کے نیچے رکھتا ہے ایسا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہو کہ اس کو اپنی کتاب سے محبت دی اور پھر اسکا عالم بنایا اور علم کیساتھ اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت کی۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اسکے ماں باپ کو سونے کا تاج پہنایا جاویگا۔ تو پھر خیال کرو کہ اس کو خود خدا تعالیٰ کیا کچھ عطا نہ کرے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قرآن کے ذریعہ بہت اقوام اونچی کیجاویں گی اور بہت سے لوگ نیچے کردیئے جاویں گے۔ غور کا مقام ہے کہ ایسی عظیم الشان کتاب مسلمانوں کو ملی ہے اور پھر اس سے یہ تغافل کہ الامان۔ دیکھئے ہم اسلامیوں کو کیوں یہ ادبار اور نکبت کے دن دیکھنے پڑے؟ صرف قرآن کریم کے چھوڑنے کا ثمرہ ہے وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھٰذا القراٰن مھجورا اور رسول نے کہا اے رب میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ تم جانتے ہو عرب کیا تھا ایک جزیرہ نما تھا جسکا تعلق تمام دنیا سے بالکل جدا تھا۔ فاتح تو کیا بنتے مفتوح بننے کے بھی لائق نہ تھے۔ غرضکہ انکی حالت بہت ہی ناگفتہ بہ تھی۔ مگر جب خدا فضل کرنے لگتا ہے تو بگڑے ہوئے سنور جایا کرتے ہیں جنکی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ یہ چھوٹے معبودوں کو نہیں چھوڑتے اور سچے اور حقیقی معبود کی عبادت نہیں کرتے اس میں جب اللہ تعالیٰ کا ایک فرستادہ آیا اور اس نے انہیں کلام الٰہی پھونکا تو حضرت آدم کیطرح ذی عجز ملائکہ بن گئے فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سٰجدین ۝ جب میں اس کو ٹھیک ٹھاک کردوں اور اس میں اپنا کلام پھونکدوں تو تم تمام کے تمام اس کے فرمانبردار بنجاؤ۔ انہوں نے قرآن کریم کی حکومت اپنے سر پر اٹھالی اور قرآن کریم کی خاطر انکا لیٹنا اور مصائب وحن کا مقابلہ کیا قرآن کریم کے لیئے وطن کو خیرباد کہدیا مگر قرآن کو نہ چھوڑا پھر دنیا جانتی ہے کہ انہیں کیا کچھ ملا۔ تمام مہذب دنیا کے بادشاہ بنائے گئے۔ اور تمام سلطنتیں انسے ڈرتی تھیں مگر ان کو کیا کیمیا ملگئی تھی یہی کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کے آگے انہوں نے سر تسلیم خم کردیا اور قرآن کی حکومت لیکلی طور پر اپنے سر پر اٹھالی۔ دوستو! اس زمانہ کے مرسل کو الہام ہوا کہ:۔ الخیر کلہ فی القراٰن کہ سب خیر و برکت قرآن میں ہے۔ قرآن کریم کو کتاب مبارک فرمایا گیا ہے کیونکہ اس میں سب خوبیاں اور بھلائیاں جمع ہیں اگر تم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کتب صحف اور زبور کو پڑھنا چاہتے ہو تو قرآن کا یہ خلاصہ اور لب ہے۔ وہ ستودہ تمام سچائیوں کی جامع اور مہیمن ہے۔ فیھا کتب قیمۃ۔ اس کی ہر سورت کتاب ہے کیا تم نے قرآن میں تدبر نہیں کیا ہے کہ اکثر سورتوں کے ابتدا میں لکھا ہوتا ہے کہ تلک اٰیٰت الکتٰب وقراٰن مبین یعنی سورۃ کو کتاب کہکر اللہ تعالیٰ پکارتا ہے قرآن کریم تمام گذشتہ صداقتوں کا مجموعہ اور لب لباب ہے۔ یہ گذشتہ ازہار اور انوار سے شہد نکالا گیا ہے نہ اس وحی کے ذریعہ سے جو نحل کو ہوئی ہے۔ بلکہ اس وحی کے ذریعہ سے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ دوستو قرآن کو سب اقوال پر مقدم کرو حضرت مسیح موعود فداہ روحی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی قرآن کو مقدم کریگا وہ آسمان پر مقدم کیا جاویگا۔ اور فرماتے ہیں ایسی مبارک کتاب تم کو ملی ہے اگر یہ عیسائیوں کو دیجاتی تو کبھی وہ تالوثی نہ بنتے۔ اور فرماتے ہیں کہ ہر حکم قرآن پر عملدرآمد ہو۔ اور اس کا ذرا بھر حکم بھی متروک اور منسوخ نہ کیا جاوے۔ صحابہؓ نے قرآن مجید پر عمل کیا۔ جانتے ہو تھے کیا بن گئے۔ خدا ہر وقت فضل دینے کو طیار ہے شرط ہے کہ صبر و استقلال سے خدا کے احکام پر قدم مارو۔ وفاداری اعلیٰ درجہ کی صفت ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون

قرآن کریم پڑھتے وقت یہ خیال مت کیا کرو کہ آدم اور ابلیس کا حال پڑھ رہے ہیں بلکہ ان واقعات کو اپنی زندگی پر منطبق کرو اگر تمہارے حالات آدم کے سے ہیں۔ کیونکہ تم ابن آدم ہو تو آدم کی روش اختیار کرکے ہر لغزش کے وقت حضرت احدیت میں گرجاؤ اور عرض کرو۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین اگر تم فرعون و موسیٰ کا حال پڑھ رہے ہو تو دیکھو کہ تم موسیٰ ہو یا فرعون۔ اگر موسیٰ ہو تو خدا کا شکر کرو۔ اور دعاؤں کی عادت ڈالو۔ اور اگر فرعون ہو تو کوشش کرو کہ تمہاری فرعونیت جاتی رہے اور امرأۃ فرعون کیطرح دعا مانگتے رہو۔ رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظٰلمین۔ اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس بہشت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور ظالموں کی قوم سے مجھے نجات دے۔ غرضکہ سارا قرآن تم سمجھو کہ تمہاری اصلاح کے لئے اترا ہے اس کے اوامر کا امتثال کرو اور اسکی نواہی سے اجتناب کرو۔ اس میں جو نیکیاں بیان ہوئی ہیں انپر کاربند ہوجاؤ۔ اور اس میں جو برائیاں مذکور ہوئی ہیں ان کو ترک کردو۔ فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولٰئک الذین ھدٰھم اللہ واولٰئک ھم اولوا الالباب ۝

میرے ان بندوں کو خوشخبری دیدو۔ جو بات کو سنتے ہیں۔ پھر اس میں سے جو احسن اور خوبی والی بات ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے۔ اور یہی عقلمند ہیں۔

تاریخ اسلام

سیرت النبی

اخلاص باللہ۔ شرک سے نفرت

ایک خاص بات جو رسول کریم کی زندگی میں دیکھی جاتی ہے اور جس میں کوئی نبی اور ولی آپکا مقابلہ نہیں کر سکتا بلکہ آپکے قریب بھی نہیں پہونچتا وہ آپکا شرک سے نفرت کرنا ہے۔ گو آپ شرک سے بچانیکے لئے دنیا میں آئے۔ اور بلا استثنا ہر ایک نبی کی تعلیم یہی تھی کہ خدا تعالےٰ کو ایک سمجھا جائے۔ خواہ کوئی نبی ہندوستان میں جو شرک بت پرستی کا گھر ہے پیدا ہوا یا مصر میں جو رب الارباب کے عقیدہ کا مرکز تھا ظاہر ہوا۔ خواہ آتش پرستان ایران میں جلوہ نما ہوا یا وادی کنعان میں نور افشان ہوا۔ اگر یہ بات سب میں پائی جاتی ہے کہ وہ شرک کو بیخ و بن سے اکھیڑنے کے درپے رہے اور انکی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کو ایک سمجھا جائے۔ اور اسکی ذات یا صفات یا اسماء میں کسی کو اس کا شریک نہ سمجھا جائے نہ بنایا جائے وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون اور ہم نے نہیں بھیجا تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اسکی طرف وحی کی کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ میں میری عبادت کرو۔ ینزل الملٰئکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے ساتھ اپنے حکم سے فرشتوں کو اپنے بندوں میں سے جسے پسند کرتا ہے اتارتا ہے لوگوں کو ڈراؤ کہ سوائے میرے کوئی معبود نہیں پس میرا تقویٰ اختیار کرو۔

ان آیات کی بنا پر ہم ایمان لائے ہیں کہ سب انبیاء کا مشترکہ مشن اشاعت توحید اور تخریب شرک تھا۔ مگر بڑے سے بڑے نبیوں اور مرسلین کی زندگی کو رسول کریم کی زندگی سے مقابلہ کر کے دیکھ لو جو فکر تھا آپ کو شرک کی بیخکنی کا تھا۔ اسکی نظیر اور کہیں نہیں ملتی۔ حضرت موسیٰ نے فرعون کو ایک خدائی پرستش کی تبلیغ کی۔ حضرت مسیح ناصری نے ایک سائل کو کہا کہ سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ تو اس خدا کو جو آسمان پر ہے اپنے سچے دل اور سچی جان سے پیار کر۔ حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کے بتوں کو توڑکر ان پر شرک کے عقیدہ کا بطلان ثابت کیا۔ حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو واحد خدائی پرستش کیطرف بلایا۔ لیکن ہمارے سردار و آقا ہادی برحق نے جسطرح شرک مٹانے کے لئے جدوجہد کی ہے اس کی مثال اور کسی نبی کی ذات میں نہیں ملتی بیشک دیگر انبیاء نے اپنی عمر کا ایک حصہ شرک کے مٹانے پر خرچ کیا۔ مگر جو وحشت اس مرض کو مٹانے کی خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو لگی ہوئی تھی وہ اور کسی کو نہ تھی آپنے اپنے دعویٰ کے بعد ایک ہی کام کو مدنظر رکھا کہ ایک خدا کی پرستش کروائی جائے تمام اہل عرب جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے آپ کے مخالف ہو گئے اور یہانتک آپسے درخواست کی کہ جس طرح ہو آپ ہمارے معبودوں کی تردید کو جانے دیں اور ہم آپسے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ جو مطالبہ بھی پیش کریں گے ہم اُسے قبول کرینگے حتیٰ کہ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ بھی بنا لینگے۔ اور ایسا بادشاہ کہ جسکے مشورہ بغیر ہم کوئی کام نہ کرینگے۔ مگر باوجود اس تحریص و ترغیب کے اور باوجود طرح طرح کے ظلم و ستم کے جو آپ پر اور آپکی اتباع پر توڑے جاتے تھے آپنے ایک لحہ اور ایک سکینڈ کے لئے بھی یہ برداشت نہ کیا کہ خدا تعالیٰ کی وحدت کے بیان میں کمی کریں بلکہ آپنے ترغیب و تحریص دینے والوں کو یہی جواب دیا کہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لاکھڑا کرو۔ تب بھی میں خدا تعالیٰ کی وحدت کا بیان و اقرار ترک نہ کرونگا۔ جو تکالیف لوگوں کیطرف سے شرک کی تردید کی وجہ سے آپ کو پہونچیں وہ شاید ہی اور کسی نبی کو نہیں پہونچیں۔ اور جسطرح آپ کو اور آپ کے متبعین کو خدا تعالےٰ کے ایک ماننے پر ستایا اور دکھ دیا گیا ہے اس طرح اور کسی کو تکلیف نہیں دیگئی۔ مگر پھر بھی آپ اپنے کام میں بجائے سست و غافل ہونیکے روز بروز زیادہ سے زیادہ مشغول ہوتے گئے جتنے کہ بعض صحابہؓ قتل کئے گئے آپکو وطن چھوڑنا پڑا رشتہ دار چھوڑنے پڑے زخمی ہوئے ۔۔ ان تمام تکالیف کے بعد آپ اپنے مخالفین کو یہی جواب دیتے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ۔ پہلے انبیاء نے اپنی اپنی قوم سے مقابلہ کیا اور خوب کیا۔ لیکن ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم سے نہیں دو قوموں سے نہیں بلکہ اس وقت کی سب قوموں اور مذاہب سے خدا کے لئے مقابلہ کیا اس وقت ایک بھی ایسی قوم نہ تھی جو شرک کی مرض میں گرفتار نہ ہو۔ عرب تو سینکڑوں بتوں کے پوجاری تھے ہی اور مجوسی تو آگ کے آگے ناصیہ فرسائی کرتے ہی تھے۔ یہود جو توراۃ کے پڑھنے والے اور حضرت موسیٰ کے ماننے والے تھے وہ بھی عزیر ابن اللہ پکار رہے تھے اور اپنے احبار کو صفات الوہیت سے متصف یقین کرتے تھے۔ اور ان سے بھی بڑھکر نصاریٰ تھے جو سب سے قریب تھے۔ حضرت مسیح کی امت ہوکر اس قدر بڑھ گئے تھے کہ خود مسیح کو جو اللہ تعالےٰ کی پرستش قایم کرنے آئے تھے قابل پرستش سمجھنے لگے تھے۔ ہندوستان اور چین کی تو کچھ پوچھو ہی نہیں۔ گھر گھر میں بت تھے اور شہر شہر میں مندر تھے پھر ایسی شورش کے زمانہ میں آپکا توحید باری کے ثابت کرنیکے لئے کھڑا ہو جانا۔ اور تمام قوموں کو پکار پکار کر سنانا کہ تم جسقدر معبود میرے خدا کے سوا پیش کرتے ہو سب جھوٹے اور بے ثبوت ہیں۔ ایک ایسا کام تھا جسے دیکھکر عقل حیران ہوتی ہے اور جسقدر آپکی اس کوشش و ہمت پر غور کیا جائے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شرک سے ایسے بیزار تھے کہ ایک ساعت کیلئے بھی گوارا نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کے سامنے اپنا سر جھکائے۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے سرشار ہوئے کہ دنیا بھر کے مذاہب اور قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا اور یکدم سب سے اپنا قطع تعلق کر لیا اور صرف اس سے صلح رکھی جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا۔ اس وقت جو معبود باطلہ تھے ان کے مٹانے اور اڑانے کے علاوہ آپنے اپنی تعلیم میں اس بات کا التزام رکھا کہ مسلمانوں کو پوری طرح سے خبردار کیا جائے کہ آئندہ بھی کسی وجہ سے مرض شرک میں مبتلا نہ ہو جاویں اسلام کیا ہے سب سے پہلے اس کا اقرار کرنا کہ لا الہ الا اللہ مسلمانوں کو دن میں پندرہ دفعہ بلند مکان پر سے یا منارہ پر سے یہ پیغام ایک پہونچایا جاتا ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اور لا الہ الا اللہ پھر تمام عبادات میں خدا تعالیٰ کی وحدت کا اقرار کرایا جاتا ہے۔ مسلمان تو مسلمان غیر مذاہب کے پیرو بھی اسبات کے قایل ہو گئے ہیں کہ جسقدر اسلام شرک کو مٹاتا ہے اتنا اور کوئی مذہب اس کا استیصال نہیں کرتا اور یہ کیوں ہے اسی وجہ سے نفرت کیوجہ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک سے تھی عمر بھر آپ اس مرض کے مٹانے میں لگے رہے حتیٰ کہ آپنے اپنی وفات سے پہلے وہ خوشی دیکھی جو اور کسی نبی کو دیکھنی نصیب نہ ہوگی کہ آپکی سب قوم ایک خدا کو ماننے والی ہو گئی مگر پھر بھی وفات کیوقت جو خیال آپکو سب سے زیادہ تھا وہ یہی تھا کہ کہیں میرے بعد میری قوم مجھے خدا تعالیٰ کا شریک نہ بنائے اور جسطرح پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کو صفات الوہیت سے متصف کیا تھا یہ بھی مجھ سے ویسا ہی سلوک کریں اس خیال نے آپ پر ایسا اثر کیا کہ آپنے اپنی مرض الموت میں یہود و نصاریٰ پر لعنت کی کہ وہ اپنے احبار کی قبور کو سجدہ گاہ بنا لیا حضرت عایشہ فرماتی ہیں قال فی مرضہ الذی مات فیہ لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد قالت لولا ذالك لابرزوا قبرہٗ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مرض میں جس میں وفات پائی فرمایا اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیا کی قبور کو مساجد بنا لیا ہے اور حضرت عایشہ نے یہ بھی زاید کیا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو صحابہ آپکی قبر کو بند نہ کرتے بلکہ ظاہر کرتے۔ ۔۔ اس حدیث سے پتہ لگ سکتا ہے کہ آپکو شرک سے کیسی نفرت تھی وفات کے وقت سب سے بڑا خیال آپ کو یہ تھا کہ میں عمر بھر جو ایک خدا کی تعلیم دیتا رہا ہوں لوگ اسے بھول نجائیں اور میری بعد پھر کہیں شرک میں مبتلا نہ ہوجائیں اور اگر پہلے معبودوں کو معبود بنا لیا ہے تو اب مجھے ہی معبود نہ بنا بیٹھیں اور آپنے اس نقص کے دور کرنے کے لئے ایسے سخت الفاظ استعمال کئے جن سے صحابہ کرام ایسے متاثر ہوئے کہ انہوں نے خوف کے مارے آپکی قبر کو بھی ظاہر کرنا پسند نہ کیا تا آپکے حکم کے خلاف نہ ہو جائے۔ چنانچہ آجتک وہ قبر مبارک ایک بند مکان میں ہے جس تک جانیکی لوگوں کو اجازت نہیں۔

تادیب النساء

نیک مشورے

پہلے شاید میں مختصر لکھ چکی ہوں کہ سب سے قیمتی دصف عورت کا اسکی عصمت ہے سو چاہیئے اُسے بہت حفاظت نہایت نگرانی سے محفوظ رکھے اور اپنی آنکھیں۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ ناک۔ دل خیال تک بھی بے عصمتی یا ناجائز آلودگی سے آلودہ نہ ہونے دے۔ جسطرح ایک بی بی کو اپنے لباس اور آرائش دنیاوی کا خیال ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی عصمت و عفت بیداغ رکھے اور پاک دامن رکر دین و دنیا اپنے واسطے سنوار لے

دوم فیاضی کی عادت تو عورتوں میں ضرور ہونی چاہیئے کیونکہ عام طور سے فرقہ اناث کنجوس مشہور ہے مگر کسی کو کچھ دیتے ہیں اپنے آپ خرچ کرنے میں تو بہت فیاض معلوم ہوتی ہیں۔ نیز بعض بیویوں کی فراست تیز ہوتی ہے اور وہ جانتی ہیں کہ فلاں بہن غریب محتاج ہے۔ اور ان کو یتیموں کی مصیبت کا قدرتی طور سے احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ خدائے رحمان نے عورت کی خلقت میں اولاد کی محبت کا زیادہ حصہ پیدا کیا ہے اور وہ اپنی اولاد کی ہر وقت خیر ستاتی رہتی ہیں۔ تو چاہیئے کہ اپنی اولاد کی خیرات میں ماں باپ کے یتیموں پر اور اپنی اولاد کی صحت کی طفیل بیمار بچوں پر نظر ترحم رکھیں اور اللہ سے نیک جزا پائیں۔

سوم۔ نیک نصیب بیویوں میں تحمل و برداشت کا غیر معمولی مادہ ہونا چاہیئے۔ اور بہت ہی صبر کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ کیونکہ عورت ذات کو بہت سے مشکل امتحانوں اور کڑی سختیوں میں سے گذرنا پڑتا ہے اور بیشمار امتحان مختلف طور سے ایک

خانہ دار بی بی

کو دینے پڑتے ہیں۔ انکا حال تجربی طور سے بیویاں جانتی ہیں۔ سو ہر وہ مومنہ اور مسلم کہلانے والی بہن جان لیوے کہ وہ غیر معمولی طور سے اس کندن کرنیوالی بھٹی سے پاس ہو کر اترے۔ ورنہ بات بات پر رنجیدگی۔ ذرا ذرا سی مشکلات پر گھبرا جانا۔ تھوڑی سی مصیبت کے وقت ہر چیز حتی کہ عبادت الٰہی سے بھی دل برداشتہ ہو جانا تو اُن کو زیب بھی نہیں دیگا۔ اور ہرگز زیب النسانہ بنادیگا۔ بلکہ ایسے امتحانوں میں فیل ہونا پھر ردی بنادیتا ہے اور انسان دانا دُوں کا مضحکہ بن جاتا ہے

چہارم۔ خاکساری اور حسن عمل خواتین کا خاص جوہر ہونا چاہیئے۔ خاکساری سے اکثر امیر و غریب نہیں نابلد ہیں۔ اور یہ گناہ تکبر و بڑائی کا دبائے طاعون کیطرح اکثر بیویوں میں پایا جاتا ہے۔ سو پیاری خاتونو۔ بڑا وہ جسے اللہ تعالیٰ بڑا بنادے۔ تاریخ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بعض وہ شہزادیاں جو ہر وقت پھولوں کی سیجوں اور نرم مخمل کے گدیلوں پر سوتی تھیں ایک وقت اچانک ایسا آیا کہ درختوں کی چھال سوتے کو ملی اور جنگل کے کانٹوں سے پاؤں چلتے ہوئے زخمی ہوگئے اور وہ عالیشان ناز و نعم سے پلی ہوئی شہزادی جسکی خوشامد کروڑوں امیرزادیاں کرتیں وہ ایک دو روٹی کیلئے گنوار مردوں کی خوشامد کررہی ہے۔ اللہ اللہ یہ خدا کی شان ہے انسان کبھی تکبر یا بڑائی نہ کرے ہر ایک آدمی مٹی اور حقیر سی چیز سے بنا ہے وہ کیوں دوسرے کو حقارت سے دیکھے بڑے بڑے صحابہ۔ حکماء اور ولی کوئی سید۔ قریشی بھوڑے ہی تھے۔ رہی دولت سو وہ چیز کیا ہے۔ ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے دولت کا گھمنڈ تو مطلق زیبا نہیں کیا پیاری لگتی ہے وہ بی بی جو تخت حکومت پر یا مسند شرافت پر یا شرف عزت و دولت پر بیٹھ کر خاکساری کو اپنا شیوہ برتاؤ و مایہ ناز سمجھے اور حقیر سے حقیر عورت سے خاکساری کی باتیں کرکے لاکھوں دعائیں لیوے اور اگر برخلاف اسکے کوئی امیر بہن کسی غریب فلک زدہ بہن کو چشم حقارت سے دیکھے گی یا اس کے میلے لباس کو نفرت سے دیکھے گی تو سوائے ایک منٹ کی تفریح حاصل کرنے کے فایدہ کیا؟ کیونکہ اس نے گھر سے تو اُسے لباس عمدہ یا خوبصورتی خوش کلامی دینا نہیں نہ اسکی ذات بٹھا دینی ہے بلکہ الٹا گنہگاری کا اضافہ ہوگا (بقایا باہر حاشیہ پر دیکھو) ص ۹

(بقایا باہر حاشیہ پر دیکھو) ص ۹

فرمانبرداری

(از ماسٹر محمد الدین صاحب بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام)

انجیل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی مرضی نہ تھی کہ لوگوں کے گناہوں کے لئے آپ بطور فدیہ کے طور پر پیش کریں جیسا کہ عیسائی لوگوں کا خیال ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی مرضی کے خلاف اس کام پر لگائے گئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا نے جہان سے ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا اپنا منشاء کوئی نہیں صرف باپ کا منشاء معلوم ہوتا ہے کہ آپکو دنیا پر بھیجکر ذبح کروادیا جاوے کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح ایسے فرمانبردار تھے کہ انہوں نے اپنی مرضی کو دخل نہیں دینے دیا بلکہ جو باپ نے چاہا وہ کردیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پکڑے جانے سے قبل کی شب آپ نے بڑے الحاح اور گریہ زاری سے دعا کی کہ یہ پیالہ مجھ سے کسی طرح ٹلجائے نہ صرف خود دعا کی بلکہ شاگردوں کو جگا جگا کر کہا کہ میرے لئے دعا کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم آپ کی اپنی مرضی تھی کہ آپ سے یہ پیالہ ٹلجائے۔ لیکن چونکہ یہ بات مقدر ہو چکی تھی اور معاملہ اٹل صورت اختیار کر چکا تھا۔ لہذا آپکو کہنا پڑا کہ میری نہیں بلکہ تیری مرضی ہو۔ لیکن اپنی خواہش کا اظہار کردیا اس کے مقابل پر دیکھیئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے اسلم فرمانبردار ہو جاؤ تو آپ جواب میں عرض کرتے ہیں اسلمت لرب العلمین۔ میں تو رب العلمین کا پہلے ہی سے فرمانبردار ہوں۔ مجھے عذر ہی کوئی نہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بیٹا رویا میں مجھے دکھایا گیا ہے کہ میں تمہیں ذبح کرتا ہوں تو کس فرمانبرداری سے بیٹا بغیر کسی لیت و لعل کے اور اپنی خواہش کے اظہار کے بغیر کہتا ہے افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصّٰلحین باپ پھر ڈھیل کس امر کی ہے۔ بس کیجئے جو آپ کو حکم ہوا ہے۔ مجھے آپ انشاء اللہ صابرین میں سے پائیں گے۔ ممکن نہیں کہ میں ذرا سی بھی چون و چرا کروں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم کی فرمانبرداری کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کے حال کا واقف آپکو حکم دیتا ہو کہ دنیا کو یہ سنا دو کہ میری فرمانبرداری کی حالت یہ ہے کہ میری نماز میری قربانی میرا مرنا میرا جینا سب خدا کے لئے ہوگیا ہے اپنا تو کچھ نہیں رہا سب خدا ہی کا ہو گیا ہے پھر آپ فرماتے ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں غرض یہ کہ ہر حالت میں خدا کی راہ میں نثار ہوتا رہوں نہ کہ مسیح کی طرح کہ ایک ہی بات اللہ تعالےٰ نے آپ سے چاہی تو لگے درخواست دینے کہ میری اپنی خواہش یہ ہے۔ اور ہم دوسرے انبیاء کو دیکھتے ہیں کہ اشارہ پاتے ہیں اور ذبح ہونیکے لئے تیار ہو جاتے ہیں یہانتک کہ بعض دفعہ تو اشارہ کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے تہیہ کئے بیٹھے ہیں اور گردن رکھی ہوتی ہے تاکہ جب حکم ہو طیار ہی ہوں نبی کریم ؐ کا سب سے بڑھکر یہ کمال ہے کہ آپنے اپنے خدام میں بھی یہ حالت پیدا کردی۔ چنانچہ ہر ایک مسلمان کے لئے شرط لگادی بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن یعنے مومن وہ ہے جس نے اپنی ساری توجہ اللہ ہی کی فرمانبرداری میں سونپ دی۔ اور ہر حالت میں اپنے آپ کو ایسا بنایا کہ خدا نظر سے غائب نہ ہو ہر وقت وہی منظر رہے پھر کیا وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم کے حسن خادم میں یہ بات پیدا ہو جائے وہ مسیح سے بڑھکر کیوں نہو چنانچہ آپ فرماتے ہیں

دلبرم در شد بجان مغز و پوست ٭ راحت جانم بیاد روئے اوست

اسلام میں مسیح ابن مریم کیطرح بننا کوئی ایسا امر محال نہیں سمجھا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسلمانانِ ہندوستان کیلئے نازک وقت

(از منشی احمد حسین صاحب فرید آبادی)

دوست دشمن مے شود صائب بوقت عاجزی
خون زخم آشنا رہ مے پرورستیاد دراہ ہو

جب کسی قوم پر یا اس کے افراد پر اپنی شامت اعمال سے برا وقت آتا ہے۔ تو بعض دوستوں کی بھی نظریں بدل جاتی ہیں۔ یا کم از کم ان کا برتاؤ وہی نتیجہ پیدا کر سکتا ہے جو کسی عدو کی عداوت سے ہونا چاہیئے پھران لوگوں کا تو ذکر ہی کیا جو کسی نہ کسی وجہ سے ظاہراً ظہور یا دل ہی دل میں کینہ دیرینہ رکھتے ہوں۔

مسلمانانِ ہند پر یہ وقت فی الحقیقت بہت نازک اور بقول مشہور پھونک پھونک کر قدم رکھنے کا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ بموجب اسلامی تعلیم کے انسان پر جو مصیبت آتی ہے۔ وہ اس کی اپنی ہی کرتوت کا خمیازہ ہوتی ہے۔ کاش! کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ اپنے شاندار ماضی سے موجودہ متبذل حالت کا موازنہ کرکے آئندہ کے لئے ہی کوئی مفید سبق عبرت حاصل کریں۔

ملت اسلام سے متعلق اس زمانہ کے بے شمار ناگوار واقعات اور تلخ تجربات کی تفصیل ایک طویل قصہ پُر غم و غصہ ہوگا۔ جس کے اعادہ سے بجز صدمہ اور رنج کے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس مختصر مضمون میں ہم صرف ایک تازہ مصیبت کا ذکر کرتے ہیں۔ جو آئندہ بڑے بڑے خطرات کا موجب ہو سکتی ہے۔ اگر خدانخواستہ قوم نے بہت جلد ضرورت وقت پر متوجہ ہو کر اس غلط فہمی کو دور نہ کیا۔ جس کا ہم سطور ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

باوجود اس کھلی کھلی تعلیم کے جو سراسر امن پسندی و صلح کیشی اور سلامت روی کے مرادف ہے۔ اور اسلام اس کا اعلان عام نہ صرف اس ملک میں بلکہ دنیا بھر میں بار بار کر چکا ہے۔ ایک طرف تو معاندین اسلام یہ امر حکام کے ذہن نشین کرانے کے درپے رہتے ہیں۔ کہ وہ ایک جہادی مذہب ہے۔ اور اس کے پیرو فسادی ہیں۔ دوسرے بعض اوقات خود افراد ملت میں سے بھی بعض چند کا طفلانہ و سکسلانہ رویہ مخالفین کے اس بہتان یا سوءِ ظن کو تقویت دینے کا موجب بنجاتا ہے۔

سیاسی خرخشے اور مطالبۂ حقوق کے جھگڑے تھوڑی دیر کے لئے بالکل الگ رہنے دیجئے۔ لیکن تبلیغ و اشاعتِ مذہب ایک ایسا بے ضرر معاملہ اور مسلمہ کار خیر ہے۔ کہ خود حکومت نے بھی اس کی ضرورت کو تسلیم فرما کر اسے اپنے اصول جہانبانی میں جمیع ملل محکومہ کے لئے بطیب خاطر روا رکھا ہے۔ جو بلا شبہ نہایت قدر اور شکر گذاری کے لائق ہے۔ لیکن بعض نادان دوستوں کی نظر عنایت سے افسوس کہ اب اس کام میں بھی کچھ رکاوٹیں پیدا ہوتی نظر آتی ہیں۔ نادان دوست ہمارے نزدیک صرف وہی حضرات نہیں ہیں جو گورنمنٹ عالیہ کو ایسی ایسی غلط راہیں سجھلاتے ہیں جن کی آخری منزل حکومت و رعیت دونوں کے حق میں کچھ مفید و مبارک نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ اشخاص بھی اسی خطاب کے لائق ہیں جو اپنے جوش بیجا سے اسلام کی بدنامی اور غیر مسلم قوم یا حکام کی بدگمانی کا باعث بنتے ہیں۔

ٹائمز نے جو لنڈن کا نہایت بارسوخ و بلند نام قومی آرگن ہے۔ اور امور مملکت میں اس کی آراء بہت کچھ دخیل ہوتی ہیں۔ پچھلے ہفتہ اپنے کسی نامہ نگار کا ایک خطرناک آرٹیکل شائع کیا ہے۔ . . . .

. . . .

. . . .

مسلمانانِ ہند خدا کے واسطے اپنی جانوں پر رحم کر کے اس کے الفاظ بڑے غور و تدبر سے پڑھیں۔ اور پھر سوچیں۔ کہ معاملات ملکی و قومی تو بجائے خود رہے۔ اب تو دین کی خدمت و اشاعت میں بھی اغیار کے منصوبے سنگِ راہ ہوا چاہتے ہیں یہ صرف تمہاری اپنی ہی غفلت اور کوتاہ اندیشی کا نتیجہ ہے۔

ہمعصر مذکور لکھتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کی نئی ناشتی جس میں پلیڈر۔ وکیل۔ مدرس۔ صاحبان اخبار شامل ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کو ہندوستان سے نکال باہر کرنے کی فکر میں ہے۔ وہ مذہب عیسوی کی تردید و تحقیر کے بہانے لوگوں کے دلوں میں مذہبی اشتعال پیدا کرتے۔ قومی جوش اور بغض و عناد کو ترقی دیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہمارا ایمان ہے کہ اسلام خدا کا سچا دین ہے۔ خدا ہی اس کا حافظ و ناصر اور وہی تمام مشکلات میں اس کا اصلی سہارا ہے۔ اس کی خدمت و اشاعت کے مبارک کام میں جو دقتیں اُلجھنیں پیدا ہونگی۔ وہی اپنے فضل و کرم سے ان کو دور فرمائیگا۔ لیکن دنیا عالم اسباب ہے۔ اسواسطے خدام اسلام کا بھی یہ ایک ضروری فرض ہے۔ کہ اپنی خدمت سے متعلق تمام نشیب و فراز اور ننگ و نام پہلو سوچ کر کام کریں۔ ورنہ اندیشہ ہے۔ کہ کہیں تبلیغ کے مقدس مشن کو جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے دولت عالیہ برطانیہ کے شاندار مقام خلافت میں کچھ مدت سے بڑی خوش اسلوبی و متانت کے ساتھ اپنا کام کر رہا ہے۔ نصیب اعداء کچھ گزند نہ پہونچے

ہمارا مطلب صاف صاف لفظوں میں یہ ہے۔ کہ حریت پرست" مدعیان حب اسلام شور و خروش کو اس نازک وقت میں از راہ کرم تبلیغ اسلام کے مشن سے بالکل جدا رکھیں۔ اسلام طوفان بے تمیزی اور خلط مبحث کو ہرگز روا نہیں رکھتا۔ حریت کا سوال ابھی معرض بحث ہی میں ہے۔ کہ آیا اطاعت اولوالامر کے ساتھ اس کو کہاں تک تعلق ہے۔ اور آزادی کا مفہوم حقیقی ہنوز حاکم و محکوم طرفین میں مابہ النزاع بنا ہوا ہے۔ برخلاف اس کے دعوتِ اسلام کا مقصد مسلمہ طور پر ایک بے ضرر و بے اکراہ مدعا ہے۔ اگر مآل اندیشی و سلامت روی سے اس کو انجام دیا جائے۔ تو دنیا کی کوئی قوم یا کوئی حکومت اس میں فراہم نہیں ہو سکتی۔ ہیں کیا ضرور ہے۔ کہ پولٹیکل کشمکش کے فضیحت خیز و مصیبت انگیز جنجال میں ڈالکر جس سے آج تک تو کوئی معتد بہ نفع پہونچا نہیں۔ خواہ مخواہ ان بیچاروں کو بھی خاصے چلتے چلاتے کام سے رکھا جائے۔ جو محض دینِ حق کا درد دل میں لے کر اٹھے۔ بڑی بڑی قربانیاں گوارا کر کے جلا وطن ہوئے۔ اور اب صرف یہ مطالبہ اقوام مغربی سے کرتے ہیں۔ کہ تم باطل پرستی سے باز آ کر حق کو قبول کر لو۔ تاکہ جیسی شاندار تمہاری دنیا ہے۔ ویسی ہی تمہاری عقبےٰ بھی ہو سکے۔ ان مبلغین اسلام کو اس سے کچھ بحث نہیں ہے کہ ان کے مخاطب حاکم کیوں ہیں۔ یا ان کے محکوم بھائیوں کو فلاں فلاں حقوق کیوں نہیں دیتے۔

چونکہ مطالبۂ حقوق کا سوال ہی بالکل جدا ہے۔ اور مطالبات ہی پر ہمیشہ دنیا کی زیر اور زبر اقوام میں تنازعات بلکہ خونریزیاں تک ہوتی رہتی ہیں۔ حالانکہ دین کے کام میں جبر و اکراہ کا بھی مطلق دخل نہیں۔ اسواسطے اگر تبلیغ دین کے معاملہ کو پالٹکس سے مبیحد نہ رکھا گیا۔ تو پورا پورا اندیشہ ہے۔ کہ قوم کے دینی و دنیوی دونوں ہی امور پر اس کا برا اثر پڑے گا۔ معاندین دین و ملت کے غلبہ اور غیظ و غضب کی یہ کیفیت ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل اور برٹش گورنمنٹ جیسی عادل و امن دوست حکومت کا سایہ سر پر نہ ہو۔ تو ممالک غیر کیسے اسی وطن مالوف کے برادران گرامیقدر اسلام اور اہل اسلام کو نیچا دکھانے کچھ کم آرزومند نہیں ہیں۔ پس اے مدعیان اسلام للہ تم اس وقت بڑی ہی دور اندیشی و احتیاط سے کام لو۔ خدا تعالیٰ سے سچی صلح کر کے اپنی حالت میں پاک تبدیلی کرو۔ اور دین کی مخلصانہ خدمات دوسرے قضیوں کے ساتھ خلط ملط کر کے ایسا طرز عمل اختیار نہ کرو جس سے خدانخواستہ دونوں ہی مقاصد میں ناکام رہو۔ اگر تم نے دین کو مقدم رکھا۔ تو دنیا انشاء اللہ خود بخود تمہیں

تمہیں مستقل میں حاصل ہو جائیگی۔ اور برخلاف اس کے انبیت لخرامن ادبا ... (ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق آمین)

انجمن احمدیہ شملہ کا سالانہ جلسہ

پچھلے سے پچھلے ہفتہ شملہ کے سالانہ جلسہ کی رپورٹ درج اخبار کی گئی تھی - اب اس جلسہ کی رپورٹ کا دوسرا حصہ بابو برکت علی صاحب شملہ نے ارسال کیا ہے - جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے اگرچہ بابو صاحب نے رپورٹ کے آخر میں حافظ صاحب کی اور میری تقریر کا خلاصہ دینے کا وعدہ بھی کیا ہے - اور وہ بھیج بھی دیا ہے لیکن چونکہ وہ خلاصہ بھی کافی بڑا ہے - اس لئے اس کی اشاعت الفضل میں مشکل ہے - اگر خدا تعالیٰ چاہے - تو الگ شائع ہو سکتا ہے ۔ (ایڈیٹر)

دوسرا لکچر ختم نبوت پر تھا - جو حافظ روشن علی صاحب نے نماز عصر کے بعد ۴½ بجے کے قریب شروع کیا - گو وقت تھوڑا تھا - مگر انہوں نے نہایت خوبی سے جملہ پہلوؤں پر مختصر سی بحث کر دی - اور از روئے عقل و نقل ثابت کیا - کہ امت احمدیہ میں سے کسی کو کیفیت نبوت کا ملنا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں - چنانچہ جملہ صوفیائے اکرام اور علمائے ربانی نبوت غیر تشریعی کو تسلیم کرتے ہیں - نبوت غیر تشریعی ایک گونہ حضرت نبی کریم صلعم کی ہی نبوت ہے - کیونکہ آپ کی اتباع میں اور آپ کی شریعت کے ماتحت حاصل ہوتی ہے - شریعت مکمل ہو چکی - اور نبوت اپنے انتہائی نکتہ کو پہونچ گئی - لہذا اب کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں - اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ اسلام سے باہر رہ کر کوئی اپنے زہد و تقویٰ کی بدولت انعام نبوت حاصل کر سکے - کیونکہ حقیقی زہد و تقویٰ جن سے انسان روحانیات میں ترقی کر سکتا ہے - صرف اسلام ہی میں ہے ۔

۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء کو جلسہ کی کارروائی ۲½ بجے شروع ہوئی اول حافظ روشن علی صاحب نے قرآن شریف پڑھا - پھر بابو غلام قادر صاحب نے بڑی خوش الحانی سے ایک نعت سنائی - اس کے بعد ۲¾ بجے حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی دوسری تقریر شروع کی - یہ تقریر "الاسلام" پر تھی - جو انہوں نے تقریباً دو گھنٹہ میں ختم کی - اس تقریر میں انہوں نے مختلف پہلوؤں کا ذکر کر کے نہایت کھلے الفاظ میں حضرت امام علیہ السلام کے دعاوی پر بحث کی - اور جہاں تک اس محدود وقت میں ہو سکتا تھا - احمدیت کی تبلیغ کی - اس تقریر میں انہوں نے زیادہ نوٹوں سے کام نہیں لیا اور بیان میں وہ روانی اور جوش تھا کہ بعض دوست جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریریں سنی ہوئی تھیں - پکار اٹھے کہ بعض موقعوں پر آپ ہی کی یاد آنکھوں کے سامنے پھر جاتی تھی - شملہ میں یہ پہلا موقعہ تھا - کہ ایسے کھلے الفاظ میں احمدیت کی تبلیغ کی گئی - مگر چونکہ اشتہار میں پہلے ہی جتا دیا گیا تھا - کہ اسلام کی خوبیوں کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی اہمیت اور خصوصیات کا بیان ہو گا - اس لئے لوگ گو تھوڑے آئے مگر جسقدر آئے - وہ گویا اس مضمون کو سننے کے لئے طیار ہو کر آئے - اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے آرام سے بلا کسی شکایت کے سارا لکچر سنا - ورنہ پیشتر ایک دو مرتبہ ایسا ہوا ہے - کہ ہم نے عام طرز کے مضامین مشتہر کئے - مگر جب لکچراروں نے تبلیغ کے پہلو کو چھیڑا - تو بہت سے سامعین گھبرا اٹھے - بعض نے کانا پھوسی شروع کر دی - اور بعض نے شکایت کی - کہ مضمون مشتہرہ کے باہر قدم رکھا جاتا ہے - غرض حضرت میاں صاحب نے تبلیغ کی - اور خوب کی - اور ایسی طرز میں کی - کہ کسی کو برا معلوم نہیں ہوا - اکثروں کے چہرہ سے اور ان کے کئی موقعوں پر سر ہلانے سے پتہ لگتا تھا - کہ عام طور پر آپ کے لکچر کو بڑا پسند کیا گیا آپ نے آیت ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ الخ کے مطابق نہایت لطیف اور ملائم پیرایہ میں تبلیغ کی - عملی طور پر اس آیت کے معنے کر دئے اور سامعین نے اپنے عمل سے اس مفہوم کو قبول کیا - حاضرین نے اطمینان سے ساری تقریر کو سنا - باوجودیکہ تقریر دو گھنٹہ کی خاصی طویل تھی - انہوں نے کسی قسم کی گھبراہٹ ظاہر نہیں کی - ہر نئے فقرہ میں نئی بات نئی دلیل نیا طرز بیان تھا - اس لئے حاضرین شوق سے سنتے رہے - آپ کی تقریر کے بعد بابو محمد حسین صاحب نے بیعت کا ارادہ ظاہر کیا - جسکا انہوں نے پبلک کے سامنے جلسہ کی کارروائی کے بعد اعلان کر دیا - ان کی یہ دلیری اخلاقی جرأت کا پتہ دیتی ہے - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے - کہ جس دلیری سے انہوں نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کیا ہے - دین کے کاموں میں بھی شجاع ثابت ہوں ۔

نماز عصر کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب کا لکچر اسلام اور دیگر مذاہب پر تھا - ان کو صرف ایک گھنٹہ کے قریب وقت ملا - جس میں انہوں نے مختلف مذاہب کے رو سے مسئلہ توحید کو بیان کیا - اور پہلو بہ پہلو مقابلہ کر کے اسلام کی فضیلت بیان کی - پھر تناسخ پر اور روح اور مادہ کی قدامت پر بحث کی - اور اس کے بعد حضرت امام علیہ السلام کے متعلق تبلیغ کی - میر صاحب کا لکچر آریوں کے واسطے خصوصاً شمشیر برہنہ تھا انہوں نے اسیری اور فقیری کے اختلاف کی فلاسفی بیان کی - اور چند ایک ایسے اعتراض پیش کئے - جن کے رو سے مسئلہ تناسخ بدیہی طور پر باطل ٹھہرتا ہے - مثلاً اول یہ کہ ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے - کہ کل ترکاریاں اپنے اندر انسانی روح رکھتی ہیں - گویا انسانی بداعمالیوں کا نتیجہ ہیں - مگر بنظر غور بین سے مطالعہ کریں تو صاف معلوم ہوتا ہے - کہ وہ انسان کے لئے مدار زندگی ہیں اگر یہ واقعی صحیح ہے اور ضرور ہے - تو مسئلہ تناسخ کے غلط ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا - اور دوئم تناسخ کا مدعا دوسری زندگی میں اصلاح ہے - مگر حیوانات اور نباتات کی طرز زندگی بتاتی ہے - کہ وہ اپنی حالت کو ایک سزائی حالت محسوس نہیں کرتے لہذا ہرگز جائز نہیں - کہ مسئلہ تناسخ کو تسلیم کیا جائے - میر صاحب کا لکچر اپنی طرز کا نرالا لکچر تھا - افسوس ہے کہ ان کے لکچر کے اور حضرت میاں صاحب کے پہلے لکچر کے نوٹ نہیں لئے جا سکے - مگر بابو عبداللہ صاحب نے حافظ صاحب کی تقریر "ختم نبوت" اور حضرت میاں صاحب کی تقریر "الاسلام" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں طیار کیا ہے - جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ۔

تعجیل سے کام نہ لو

مسلمانوں کے جس کام کو دیکھو وہ کوتاہ اندیشی پر مبنی ہے - ان کی جس حرکت پر نظر ڈالی جائے - اس کی محرک تعجیل ہے - ہم نے بھیڑ چال سنی تھی لیکن اب انسانوں کو بھیڑ چال چلتے آنکھوں سے دیکھ لیا ہے ہم نے کتابی کے اوبال کی ضرب المثل کتابوں میں پڑھی تھی لیکن اب ہم ادبار خوردہ مسلمان قوم کے ہر ایک جنبش کو اسکے مصداق پاکر علم الیقین سے عین الیقین کے درجہ پر پہونچ گئے ہیں - ہم حیران ہیں کہ جو لوگ ابھی دو سال ہوئے "علیحدہ انتخاب" اور اپنی "سیاسی اہمیت" کا راگ الاپ رہے تھے - اب انکو یکایک کیا مصیبت پیش آگئی - کہ وہ گورنمنٹ ہوس کے شفقت بخش سایہ کو چھوڑ کر کانگرس کے مضرت رساں پنڈال کا رخ کر رہے ہیں - اور خود سری اور کوتاہ اندیشی سے یہ نہیں سوچتے کہ گورنمنٹ ہوس کی وسیع چھت کے نیچے تو انکو کرسی بھی مل سکتی ہے - لیکن کانگرس کے پنڈال میں تعلیم یافتہ بابو سرکاری دفاتر کی طرح بدل تو ان کو گھسنے ہی نہ دیں گے - اور اگر منت سماجت سے سماعت بھی ہو گئی - تو پھر زمین پر کھڑا رہنا پڑے گا - مسلمانو! سنو - مسٹر وزیر حسن لکھنؤ ہو چکے ایک غرضی اتحاد کے خواب دیکھیں - تم خاموش رہو - مسٹر مظہر الحق کانگرس میں بیٹھیں کچھ نہ بولو - زمیندار اگر ویش کا ہم آواز ہوتا ہے تو ہونے دو - ہمدرد اور ہندوستانی اگر ہم آہنگ ہیں - تو پرواہ نہ کرو - اگر کوئی وکیل صاحب یہ کہیں کہ "علیحدہ حق نیابت کا مطالبہ خطرناک ہے" اور عید پر گائے کی قربانی نہیں کرنی چاہیئے - وغیرہ وغیرہ - تو اسے ایک انفرادی آواز سمجھو - کیونکہ اگر تم نے عاجلانہ کارروائی کی تو

نظم

(فرید عالمپانوی طالب علم فورتھ ہائی کلاس تعلیم الاسلام قادیان)

طالبعلموں کیلئے مناسب ہے کہ شعر کہنے کی طرف بہت کم توجہ کریں مگر فرید صاحب چونکہ یہ نظم لکھ چکے ہیں اسلئے اسکے چھاپنے میں کچھ ہرج نہیں۔ (ایڈیٹر)

ملا فرید سے اک روز جو دل ناکام
تو اس نے رو کے سنایا یہ لاجواب پیام

کہ بحر غفلت و سستی میں کیوں ہو غوطہ زن
خدا کیواسطے سوچو تو اپنا کچھ انجام

تمہیں نہیں ہے مگر کچھ بھی پاس عزت قوم
کہ اس طرح سے کیا اپنے نام کو بدنام

ذرا تو کھول کے آنکھیں زمانہ کو دیکھو
ڈبو رہے ہو بھلا کس لئے سلف کا نام

بسر عمر کرو اپنی خاکساری میں
کہ تم رہو گے سدا اس سے دہر میں گمنام

سنی یہ بات تو مجکو کچھ اضطراب ہوا
جواب اس کو دیا پھر بھی لاجواب ہوا

بہت ہی غور سے میں نے سنی تیری فریاد
کیا ہے تو نے بہت شاد یہ دل ناشاد۔

بہت بجا ہے جو کی تو نے داستان بیان
بجا ہے مجکو اگر کہیئے ثانی فرہاد

میں بادہ نوش بھی اور پارسا بھی ہوں
یہ چاہیئے کہ زمانہ مجھے کہے اُستاد

بہت ہی کامل و اکمل ہر اک ہنر میں ہوں
مگر کیا ہے مجھے میری قوم نے برباد

میں گو کہ قابل عزت بنا ہوا ہوں اب برباد
کسی طرح سے نہ بر آئی میرے دل کی مراد

تڑپ میں میرے اگر سوز تھا تو درد بھی تھا
مگر یہ دین کی باتوں سے جسم سرد بھی تھا

یہ سن کے دل رنجیدہ مجھ سے کہنے لگا
کہ تیرے سر پہ ہے دیوانگی کا بھوت چڑھا۔

ذرا تو قوم کے دکھ درد پر نظر کر لے
ذرا تو سوچ کہ ہے تجھ کو آج کیا کرنا

مجھے بتا کہ کوئی اسکے موجبات بھی ہیں!
کہ تجھ کو قوم کے کاموں کی کچھ نہیں پروا

کسی کے عشق نے کیا تجھ کو کر دیا بسمل
کسی حسین کی زلفوں کا چلگیا لٹکا

یہ سن کے میں نے کہا اس سے اے دل نادان
نہ مجھ کو عشق و جنوں ہے نہ ہے مجھے سودا

نہ مجکو حسن نے مارا نہ ناز والوں نے
کیا ہے فکر میں مذہب کے نونہالوں نے

ستم یہ ہے انہیں پابندی نماز نہیں
غضب یہ ہے کہ انہیں الفت حجاز نہیں

فقط ہے حشمت و ثروت پہ اُنکا دار و مدار
مگر یہ باتیں ہیں مسلم کو جن پہ ناز نہیں

کھلی ہوئی ہیں جو باتیں ہیں دین مذہب کی
یہ کوئی بھید نہیں ہے یہ کوئی راز نہیں

بھرے ہوئے ہیں جو دل حب قوم سے ہر دم
وہ دل نہیں ہے کہ جس میں یہ سوز ساز نہیں

جھکے یہ سر جو جھکا خدا کی چوکھٹ پر
جھکے جو غیر کے در پر سر نیاز نہیں

مگر یہ وہ ہیں کہ امید کچھ نہیں ان سے
مراد ہوتی ہے پوری مگر کہیں اُنسے

اداس کیوں ہے زمانے سے یہ دل محزون
ہوا ہے قوم کے ہاتھوں سے اس کا دل پرخون

خدا کے واسطے کچھ ہوش کی کرو باتیں
نہیں تو آپ کو ہو جائیگا ضرور جنون

خدا سے ڈر کے چلو سیدھے راستہ پہ چلو
نہیں تو دیکھنا ہو جاؤ گے بہت ہی زبون

خدا کے حکم کی تعمیل کرتے رہتے آپ
تو آپکی بھی جو حالت بگڑ نہ جاتی یوں

جو سیدھا راستہ مذہب کا آپ نے لیتے
تو دہریت کا نہ چھا جاتا آپ پر افسون

مگر ابھی ہے بہت وقت کچھ تو کام کرو
خدا کے نام سے دنیا میں اپنا نام کرو

مصری چٹھی

شیخ عبدالرحمن صاحب کا خط مصر سے آیا ہے جو ذیل میں درج ہے۔ الحمدللہ کہ تبلیغ میں خوب ہی مشغول ہیں۔ اور وہاں کے لوگوں کو بھی دنیا پرستی میں منہمک ہیں کچھ توجہ ہوری ہے حتی کہ وہ اپنے مدرسوں سے بحثیں کرانی چاہتے ہیں ایک بحث کا حال شیخ صاحب نے لکھا بھی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ کے لئے اور رستے بھی کھلنے والے ہیں۔ شیخ صاحب تمام جماعت احمدیہ سے عموماً اور انصار اللہ سے خصوصاً دعا کی درخواست کرتے ہیں (ایڈیٹر)

ازہر میں جاتے ہیں مگر کیونکہ ہمارا مکان ابھی وہاں سے دور ہے اسلئے ہم طالبعلموں سے اختلاط نہیں کر سکتے۔ قریب مکان تلاش کر رہے ہیں امید ہے کہ بولنے کی مشق ازہر میں ہی ہوگی اور ایک اور جگہ کا پتہ چلا ہے جہاں پر تقریر کی مشق کے لئے لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ کل وہاں جا کر اس کو دیکھونگا لیکن خدا کے فضل و کرم سے باوجودیکہ ابھی اختلاط کا موقعہ بہت کم ملا ہے پھر بھی میں عربی بولنے میں اپنے اندر ایک نمایاں فرق پاتا ہوں گذشتہ ہفتہ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ ایک شیخ سے آج گفتگو ہوگی۔ اس شیخ سے اس رات گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو کی طرز اس طرح پر تھی کہ اعتراض عیسائیوں کیطرف سے پیش کیا گیا تھا تین باتیں اس کے آگے پیش کی تھیں۔ میں نے کہا کہ عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ افضل ہیں اور مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہیں اب ان دو دعووں کی صداقت کے لئے ہر ایک فریق اپنے اپنے دلایل بیان کرتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یہ امر ہم دونوں میں مسلم ہے کہ عیسیٰ نے خلق کی اور نبی کریم نے خلق نہیں کی کہنے لگا کہ یہ خلق اذن الٰہی سے کی ہے میں نے کہا کہ تمام کام نبی کے باذن الٰہی سے ہوتے ہیں ما کان لرسول ان یاتی باٰیۃ الا باذن اللہ وما کان لرسول ان یاتی باٰیۃ الا باذن اللہ۔ بلکہ کیا اس کو یہی جواب دو کہ اذن الٰہی سے ہی کی مگر نبی کریم کو تو اذن الٰہی بھی نہیں ملا۔ دوسرے یہ جواب اگر تسلی بخش ہو سکتا ہے تو مسلمانوں کے لئے ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ ہمارے نبی کی خلق سے تو تم انکار نہیں کر سکے باقی باذن اللہ کا لفظ تم نے اپنی تسلی کے لئے بڑھا لیا ہے۔ اس کا ثبوت کیا کہ وہ اذن الٰہی سے تھی۔ میں نے کہا اس سے بڑھکر قرآن شریف خود خالق کو غیر خالق پر فضیلت دیتا ہے جیسا کہ فرمایا افمن یخلق کمن لا یخلق افلا تذکرون۔ بہت ششدہ اور حیران سا ہو گیا۔ ہاں ایک جواب اس نے منطقی دیا تھا کہ مسیح کے معجزات مطلق رفع کیساتھ ہی بند ہو گئے۔ مگر ہمارے رسول کے معجزات اب تک موجود ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف انشقاق القمر میں نے کہا کہ وہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بھی انجیل موجود ہے۔ اور باقی تمام مسیح کے معجزات ان کے پاس متواتر سے چلے آتے ہیں۔ جسطرح

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

(۱۷-اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ جمعہ رکوع ۶ سورۃ البقر پر پڑھا)

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ

فرمایا:۔ اس رکوع شریف میں ہم لوگوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔ کہ انسان دنیا میں کسطرح ذلیل ہوتے ہیں۔ کس طرح مسکین بنتے ہیں اور کسطرح خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آتے ہیں کس طرح ابتدا اور انتہا ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جب وہ بدی کرنا چاہتے ہیں اگر وہ نیکوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں یا کسی نیکی کی کتاب پڑھتے اور مطالعہ کرتے ہیں تو پہلے پہل ان کو حیا مانع ہوتا ہے اور وہ بدی کرنے میں مضایقہ کرتے ہیں۔ پہلے جھجکے سے ایک چھوٹی سی بدی کرتی پھر اس بدی میں تکرار کرتے ہیں پھر بدی میں ترقی کرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ بدیوں میں کمال پیدا کر لیتے ہیں۔ کل جہان میں دیکھو بدی اسی طرح آتی ہے کبھی یکدم نہیں آتی۔ حضرت موسیٰ اپنی قوم کو کہتے ہیں کہ جو ہم کہتے ہیں وہ مان لو۔ انہوں نے جواب دیا۔ یہ تو ہم سے نہیں ہو سکتا نافرمانی کا نتیجہ کیا ہوا۔ ذلیل اور مسکین ہو گئے۔ پہلے چھوٹی چھوٹی نافرمانیاں کیں پھر بڑی بڑی بدیوں تک نوبت پہنچ گئی۔ مجھے تم سے محبت ہے۔ نہ میں تمہارے سلام کا محتاج نہ تمہارے اُٹھنے بیٹھنے کا اور نہ تمہاری نذر و نیاز کا محتاج ہوں۔ میں تم سے کچھ نہیں چاہتا۔ صرف تمہاری بہتری چاہتا ہوں۔ تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ سوائے امام کے ترقی نہیں ہوتی۔ انگریزوں کی چھوٹی چھوٹی مجلسوں کے بھی پریزیڈنٹ ہوتے ہیں مسلمان قوم آگاہ رہے کہ سوائے امام کے ترقی نہیں ہو سکتی۔ کسی نے کہا آجکل جہاد ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہیں نہیں ہوتا۔ جہاد یہ ہے کہ انکا امام ہو اور وہ حکم دے اس کے ماتحت کام کریں۔ آجکل عام مسلمانوں میں کوئی امام نہیں۔ نہ ایران نہ چین نہ مراکو نہ ٹرکی نے ترقی کی۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ۔ رسول۔ فرشتوں کو گواہ کر کے تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ وہم بھی نہ کرنا کہ کسی طمع و غرض کیلئے کہتا ہوں۔ ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ یہاں کے بعض رہنے والے باہر کے آنیوالوں کے کانوں باتیں بھرتے ہیں کہ ہماری جماعت میں اختلاف ہے۔ کوئی موجودہ خلیفہ کے بعد کسی کو تجویز کرتا ہے اور کوئی کسی کو ان بے حیاؤں کو شرم نہیں آتی۔ کہ ایسی باتیں کرتے ہیں ان کو کیا خبر ہے کون خلیفہ ہوگا۔ ممکن ہے ہمارے بعد بہتر خلیفہ ہو وہ۔ اللہ تعالیٰ اس کی کیسی کیسی تائید کرے۔ جب تم اس قدر بیحلم ہو تو ایسی ایسی باتیں کیوں کیا کرتے ہو۔ کیا تمہارا انتخاب کردہ منتخب ہوگا۔ کیا موجودہ خلیفہ تمہارے انتخاب سے خلیفہ ہوا ہے؟ وہ تمہارے انتخاب سے ہوگا یہ کام تمہارا نہیں خدا کا کام خدا کے سپرد کرو یونہی نفاق ڈالنے کیلئے کانوں میں گر گر کرتے ہو میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم کو اس کا وبال نہ بھگتنا پڑے۔ تم میں ایک امام ہے اس کا نام نور الدین ہے کیا تم اسکی حیاتی کے ذمہ وار ہو؟ پیش از مرگ واویلا کرتے ہو۔ اگر تم حیادار ہو تو ایسی باتیں کبھی نہ کرو تم میں بدظنی ہے۔ خواجہ کمال الدین منافقانہ کام نہیں کرتا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے یہ میرا یقین اسکی نسبت ہے ہاں معلوم نہیں غلطیاں کر سکتا ہے میں اسکے کاموں سے خوش ہوں اس کے کاموں میں برکت ہے۔ اسکی نسبت بدظنیاں پھیلانے والے منافق ہیں۔ میرے اور میاں صاحب کے درمیان کوئی نفاق نہیں جو ایسا کہتا ہے وہ بھی منافق ہے۔ وہ میرے بڑے فرمانبردار ہیں انہوں نے مجھکو فرمانبرداری کا بہتر سے بہتر نمونہ دکھایا ہے وہ میرے سامنے اونچی آواز بھی نہیں نکال سکتے۔ انہوں نے فرمانبرداری میں کمال کیا ہے میرے اور ان کے درمیان کوئی مخالفت نہیں میں نے امام بننے کی کبھی خواہش تک نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو گردنوں سے پکڑ کر میرے آگے جھکا دیا۔ دہر کی بات ہے میں نے ایک رویا دیکھی تھی۔ کہ میں کرشن بنگیا۔ اس کا نتیجہ اس وقت میری سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ یہ مطلب ہے۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ کا پہلے انسان ادنیٰ نافرمانی کرتا ہے پھر ترقی کرتا کرتا حد سے بڑھ جاتا ہے۔ تم میں سے بعض کہتے ہیں کہ شیخ محمد کو کمال الدین کی جاسوسی کے لئے بھیجا ہے۔ یہ لوگ بالکل بہوتے ہیں بدسے مت بڑھو۔ حد سے بڑھ جاؤ گے تو ہماری آیتوں کے کافر بنجاؤ گے پھر نبیوں کے قتل پر آمادہ ہو جاؤ گے نہ تمہیں علم ہے نہ تمہیں عقل ہے تم محتاج ہو ہم محتاج ہیں جو فرمانبردار ہو گذرے ہیں وہ ائمہ کا مقابلہ نہیں کرتے تھے۔ پہلے لوگوں میں یہ بات نہیں پھیلاتے تھے اور اگر امیر کو بات پہنچاتے وہ اس سے نیک نتیجہ نکال لیتا۔ اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو تم میں سے بہت سے شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو کر گمراہ ہو جاتے حضرت موسیٰ کی قوم باوجود کمزور ہونے کے پانی تک کیلئے اجازت مانگتی ہے حضرت موسیٰ نے خدا سے دعا کی۔ حکم ہوا پہاڑ پر جاؤ وہاں پانی بہتا ہے پیوا یک کھانے پر بس نہیں کی کہنے لگے دعا کریں ہم کھیتی باڑی کریں ترکاری ککڑیاں لہسن مسو اور پیاز کھائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ بڑی غلطی ہے۔ یہ ادنیٰ چیزیں ہیں یہ تو تمہاری محنت سے نکلتی ہیں۔ کم عقلو چھوٹے کاموں میں لگجاؤ گے تو حکومت کسطرح کرو گے انہیں سے جو کمزور تھے ان کو حکم دیا جاؤ کسی گاؤں میں جا کر آباد ہو فوماھا کا ترجمہ بعض نے گندم کیا ہے یہ غلط ہے میں کبھی نہ کرونگا میں نے ایک کتاب دیکھی اگرچہ وہ مجھے ناپسند آئی مگر میں نے اس کو خرید لیا رات کو مجھے رویا ہوا کہ ایک بازار ہے اس میں بہت خوبصورت پیاز اور لہسن خرید لیا۔ جب جاگ آئی تو زبان پر فوم تھا تو سمجھ آئی کہ لہسن پر خوب ہاتھ مارا۔ فرمانبرداری کرو اللہ تمہیں توفیق دے۔

احمدی جماعت توجہ کرے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہر ایک احمدی کا فرض ہو کہ وہ کم سے کم تین ماہ میں ایکدفعہ سلسلہ کے اغراض کیلئے چندہ دے لیکن جماعت کا ایک کثیر حصہ ایسا ہے جو ابھی اس حکم کیطرف متوجہ نہیں۔ صرف چند ہزار آدمی ہیں جو بار بار چندوں میں حصہ لیتے ہیں اور ان میں بھی سستی آجاتی ہے۔ چونکہ آجکل کا جہاد تو یہی ہے کہ دین کے کاموں میں روپیہ خرچ کیا جاوے پھر کیسے افسوس کی بات ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کے اس احسان کو جو اس نے ہماری کمزوری دیکھ کر کیا ہے کہ بجائے تلوار کے جہاد کے قلم اور مالی امداد کا جہاد مقرر فرمایا ہے بھول کر سستی دکھائیں حکیم محمد حسین صاحب قریشی جو ایک نہایت مخلص اور پرجوش احمدی ہیں انہوں نے اس فرض کیطرف متوجہ کرنیکے لئے ایک اشتہار شایع کیا ہے جس میں احباب لاہور کو ان کے فرائض یاد دلائے ہیں اور بتایا ہے کہ وہ ایک رقم اپنے پر مقرر کر لیں اور برابر وقت پر ادا کرتے رہیں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ اس تحریک سے الفضل میں دوسرے مقامات کی جماعتوں کو بھی آگاہ کر دیا جائے کہ وہ بھی چستی اور تندہی سے کام لیں اور کوئی احمدی نہ رہے جس سے اسکی وسعت اور گنجایش کے مطابق چندہ نہ لیا جاوے۔

درحقیقت چندوں میں بعض لوگ سستی کرتے ہیں جسکی وجہ سے انجمن کا خزانہ دن بدن مقروض ہو رہا ہے۔ عمارت کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ لنگر مقروض ہے مگر جماعت کو اس طرف توجہ نہیں۔ میری پچھلی تحریک پر کچھ خدا کے فضل سے وصول ہوا تھا۔ لیکن ابھی ضرورت باقی ہے اور بہت سی انجمنوں نے توجہ نہیں کی۔ جیسا انہیں پھر متوجہ کیا جاتا ہے کہ جلد اس کمی کو پورا کرنیکی توجہ کریں۔ خدا کرے جماعت میں ایسے نیک نفوس پیدا ہوں جو ہر جگہ حکیم محمد حسین صاحب کیطرح خود شوق سے لوگوں کی سہولت کے مطابق چندہ وصول کریں۔ اور ہمارے یاد دلانے کے بغیر خود ہی اپنی جماعت کو یاد دلاتے رہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ سیکرٹریان انجمن اپنے فرائض کے بجالانے میں آگے سے بھی زیادہ چستی دکھائیں گے۔ اور لنگر و مدرسہ کے خاص چندوں کے علاوہ ماہواری چندوں کی باقاعدہ وصولی کی طرف بھی متوجہ ہوں۔

ضرورت ہے

ہمارے ورکشاپ کے لئے ایک اوّل درجہ کے مستری کی ضرورت ہے۔ جو کہ انجنوں کا کام بخوبی جانتا ہو۔ اور زراعت کے متعلق ہر قسم کی مشینوں کا بھی علم رکھتا ہو۔ قابل آدمی کو معقول تنخواہ دیجاویگی ہر ایک درخواست کنندہ کو اپنی درخواست کے ساتھ سندات کی نقل بھیجنی چاہئیے۔ نیز درخواست میں اس امر کی تصریح ہونی چاہئیے۔ کہ وہ کم از کم کس قدر تنخواہ منظور کرسکیگا جو امیدوار راقم الحروف سے ملاقات کرنے آئے گا۔ اس کو آمد ورفت کا خرچ خود برداشت کرنا پڑے گا +

(۲) ہمارے ڈیپو کے لئے پختہ اینٹیں درکار ہیں۔ اس لئے ایک ایسے ٹھیکہ دار کی ضرورت ہے جو بھٹہ کا کام شروع کرکے یہاں کے لئے اینٹیں بنائے +

پس جو صاحب یہ ٹھیکہ لینا چاہیں۔ وہ جس قدر جلدی ہوسکے راقم سے ملاقات کریں۔

درخواستیں مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں +

کپتان ڈی۔ وانسیرنین۔ سپرنٹنڈنٹ ریمونٹ ڈپوڈ۔ مونا۔ پنجاب

Captain D. Vanreemen, Supdt, Remount Depot Mona. Punjab

عید کارڈ

امسال ہم نے بزرگوں۔ دوستوں اور عزیزوں کی خدمت میں ارمغان عید پیش کرنے کے لئے خوبصورت رنگ برنگے نہایت نفیس ریشمی۔ سوتی اور کاغذی عید رومال جن پر مختلف عمارات مقدسہ ومتبرکہ کے نقشے۔ موزون اشعار خوبصورت الفاظ اور ایک بیلدار حلقہ میں عید مبارک لکھا ہوا ہے۔ پہلے سے زیادہ نفاست وعمدگی کے ساتھ تیار کرائے ہیں جن کی خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے +

چونکہ آپ ایک معزز۔ وسیع تعلقات رکھنے والے اور صاحب گھرانہ ہیں۔ اس لئے آپ انکی خریداری کے لئے خاص طور پر متوجہ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ دوست واحباب کے علاوہ بچوں میں انہیں تقسیم کرنے سے آپ کو خاص مسرت حاصل ہوگی +

عید رومال ریشمی فی عدد	۸ر	فی درجن		۵ر
عید رومال سوتی	"	۲ر	"	۱ر
رومال کاغذی	"	۱ر	"	۶ر

عید کارڈ نہایت عمدہ اور مہذبانہ الفاظ میں بھیجنے والے فی درجن ۱۲ر۔ بارہ آنے

المشتہر

منیجر عید کارڈ وعید رومال لاہور متصل کٹڑہ ولیشاہ

کلام محمود

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام ہے۔ سبحان اللہ اپنے اندر کشش مقناطیس سے بڑھ چڑھ کر اثر رکھتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ وہ اشعار جو ایک دردبھرے دل سے نکلیں۔ ان میں جو رقت وسوز ہوتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولا کی الفت ومحبت میں لکھے جاویں۔ ان کا اثر تو جادو سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے حضرت مسیح موعود کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں۔ وہ صرف پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ناظرین ایک نسخہ منگا کر ملاحظہ فرماویں۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب کچھ عمدہ ہے قیمت ۴ر

مرہم عیسیٰ

ہر قسم کے زخموں چوٹوں۔ پھوڑوں۔ پھنسیوں بواسیر وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ وہی مرہم ہے جو حواریوں نے حضرت مسیح کے زخموں کے لئے تیار کی تھی۔ ہر گھر میں ایک ڈبیہ کا رہنا ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی ڈبیہ ۱۲ر بڑی ۱عہ

مفرح یاقوتی

نہایت ہی مقوی دماغ اور مفرح دوائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کی تعریف فرمائی ہے۔ سینکڑوں سرٹیفکٹ مستند اور معتبر اطباء وامیان کے موجود ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کے لئے از بس مفید ہے۔ ایکدفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ قیمت فی ڈبیہ للعہ ؎

چشمۂ معرفت

یہ بے نظیر کتاب حضرت اقدس نے اپنی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں لکھی ہے۔ آریوں نے جو اصول کسی مذہب کی صداقت کے لئے مقرر کئے ہیں۔ انپر ایک سیر کن بحث کی ہے۔ اور آریہ مذہب کے عقائد کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا ہے۔ اور آخر میں سکھوں کے گورو کے اصل مذہب کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اور اس میں ایک طالب حق کے لئے کافی دلائل جمع کردیئے ہیں +

قیمت عگ

آئینہ کمالات اسلام!

یہ اردو اور عربی کتاب حضرت اقدس علیہ السلام کی تصنیف ہے۔ اس میں اسلام کے کمالات کا مشرح ومفصل ذکر ہے۔ شہاب ثاقب کی پوری تشریح ہے۔ اور مومن جہانتک ترقی کرسکتا ہے۔ خصوصاً خاتم الرسل کے مقام کی تشریح اور بہت سی ان آیات کا ذکر ہے۔ جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئیں +

قیمت غیرمجلد عگ

حقیقۃ الوحی

اس کتاب میں جو بہت بڑے حجم کی ہے حضور نے سچے اور جھوٹے الہام میں مابہ الامتیاز بتایا ہے۔ اور اپنی کئی سو پیشگوئیاں شواہد کے ساتھ مشرح ومفصل ارقام فرمائی ہیں۔ جس کو پڑھ کر ایک مومن کا ایمان تازہ ہوتا ہے اور منکر عنید پر حجت برہنہ قائم ہوتی ہے +

قیمت صرف للعہ روپیہ

قادیان کے آریہ اور ہم!

یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو آیات بینات پر ہے۔ اسمیں اپنی بعض پیشگوئیوں کے متعلق فیصلہ کیا ہے۔ اور اس میں ایک نہایت لطیف نظم بھی ہے + قیمت (۲۰ر)

المشتہر

منیجر الفضل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور